SAT.29.March 2025
VOLUME:20 NO:78
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages:4

Established May 1994 : قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز ہفتہ 29/مارچ 2025
جلد:20 شمارہ: 78
28/رمضان المبارک 1446ھ
قیمت 00=3روپے
صفحات:4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com-Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
کنگن جویلرس
KANGAN JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیئے جاتے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

میانمار-تھائی لینڈ زلزلہ: مہلوکین کی تعداد 144 کے متجاوز

ہندوستانی سفارتخانہ نے جاری کیا ایمرجنسی نمبر

مانڈلے: 28/مارچ (ایجنسیز) میانمار اور تھائی لینڈ میں جمعہ کی دوپہر آئے شدید زلزلہ نے تباہی کا منظر تو پہلے ہی پیش کر دیا تھا، اب ہلاکتوں کی خبریں بھی سامنے آنے لگی ہیں۔ ایک میڈیا رپورٹ کے مطابق کم از کم 144 افراد اس زلزلہ کی وجہ سے ہلاک ہو چکے ہیں، اور یہ تعداد ابھی بہت بڑھ سکتی ہے۔ میانمار میں زلزلہ کی وجہ سے 6 علاقوں اور ریاستوں میں ایمرجنسی کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ زلزلہ کا مرکز میانمار کے دوسرے سب سے بڑے شہر مانڈلے کے قریب تھا۔ بی بی سی کی ایک رپورٹ کے مطابق میانمار کے دوسرے سب سے بڑے شہر مانڈلے میں ایک بچاؤ اہلکار نے بتایا کہ زلزلہ کی وجہ سے وہاں بہت زیادہ نقصان ہوا ہے۔ انھوں نے اموات کو لے کر کوئی حتمی تعداد تو نہیں بتائی، لیکن یہ ضرور کہا کہ جس طرح کا نقصان دیکھنے کو مل رہا ہے، اس سے اندیشہ ہے کہ ہلاکتوں کی تعداد 100 سے زیادہ ہے۔ ریڈ کراس کا بھی کہنا ہے کہ اس حادثہ میں بہت زیادہ نقصان ہوا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ ریڈ کراس ایک بین الاقوامی ادارہ ہے جو جنگ اور آفات سے متاثر لوگوں کی مدد کرتا ہے۔ ریڈ کراس کا کہنا ہے کہ ''شروعاتی زمینی خبروں سے اشارے مل رہے ہیں کہ زلزلہ نے کافی نقصان پہنچایا ہے۔ انسانی امداد کو لے کر جانکاری حاصل کی جا رہی ہے۔'' اس درمیان جو خبریں سامنے آ رہی ہیں، ان میں بتایا جا رہا ہے کہ مانڈلے قدیم شاہی محل اور عمارتوں کا کچھ حصہ متاثر ہوا ہے۔ حالانکہ یہ شہر زلزلہ متاثرہ علاقے میں ہے اور عام طور پر آبادی کم ہے۔ یہاں بیشتر عمارتیں کم اونچائی والی ہیں۔ میانمار کی راجدھانی نیپیتا میں زلزلہ سے مذہبی مقامات کو بھی بہت نقصان پہنچا ہے۔ کئی عبادت گاہوں کے کچھ حصے منہدم ہو گئے ہیں، اور کچھ گھر بھی متاثر ہوئے ہیں۔ اس زلزلہ کا اثر چین میں بھی بہت زیادہ دیکھنے کو ملا ہے۔ چینی میڈیا میں شائع خبروں کے مطابق زلزلہ کا جھٹکا چین کے یُنّان اور سچوان علاقوں میں واضح طور پر محسوس کیا گیا۔ میانمار کی سرحد پر واقع روئلی شہر میں کئی مکان متاثر بھی ہوئے ہیں، اور کئی افراد کے زخمی ہونے کی بھی اطلاع ہے۔ اس درمیان تھائی لینڈ میں ہندوستانی سفارتخانہ نے ہندوستانی شہریوں کے لیے سکیورٹی کا خاص انتظام کیا ہے۔ سفارتخانہ نے ایمرجنسی نمبر 66+ 618819218 جاری کر دیا ہے تاکہ تھائی لینڈ میں موجود ہندوستانیوں کو ہر طرح کی مدد مل سکے اور ان کے اہل خانہ کو بھی صحیح صورت حال کا پتہ چل سکے۔ بینکاک میں ہندوستانی سفارتخانہ تھائی افسران کے ساتھ رابطہ قائم کر حالات پر نظر رکھ رہی ہے اور جانکاری دی ہے کہ اب تک کسی ہندوستانی شہری کے ہلاک ہونے کی اطلاع نہیں ہے۔ بینکاک اور چیانگ مائی میں ہندوستانی سفارت خانہ کے سبھی اراکین محفوظ ہیں۔ تھائی لینڈ میں ہندوستانی سفارت خانہ کا کہنا ہے کہ اگر کہیں بھی کوئی ہندوستانی شہری پھنسے ہیں، تو وہ ایمرجنسی نمبر پر (618819218 +66) فون کر سکتے ہیں۔

ہندوستانی وزیر اعظم نریندر مودی فکرمند، ہر ممکن مدد کا کیا وعدہ

مینمار اور تھائی لینڈ میں جمعہ کے روز زلزلہ کے زوردار جھٹکوں نے لوگوں میں زبردست خوف و دہشت کا ماحول پیدا کر دیا ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق میانمار میں زلزلہ کی شدت ریکٹر اسکیل پر 7.7 درج کی گئی۔ اس کے جھٹکے تھائی لینڈ کی راجدھانی بینکاک تک محسوس کیے گئے۔ اس زلزلہ سے شدید جان و مال کے نقصان کا اندازہ لگایا جا رہا ہے، لیکن ابھی تک اس سلسلے میں کوئی مصدقہ خبر سامنے نہیں آئی ہے۔ کچھ میڈیا رپورٹس میں ہزاروں جانوں کے نقصان کا اندیشہ ظاہر کیا گیا ہے، جبکہ میانمار کی مقامی میڈیا نے ابتدائی طور پر کم از کم 15 ہلاکتوں کی تصدیق کی ہے۔

شہیدوں کی قربانی اس آزادی کی حفاظت کرتی ہے

جسے آج کل ہم توجہ نہیں دیتے: پرینکا گاندھی

وائناڈ: 28/مارچ (ایجنسیز) کانگریس جنرل سکریٹری اور وائناڈ سے رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی آج وائناڈ دورہ کے دوسرے دن کئی تقاریب میں شرکت کرتی نظر آئیں۔ اس دوران انھوں نے عوام سے خطاب بھی کیا اور وائناڈ کی ترقی سے متعلق کئی طرح عزائم ظاہر کیے۔ انھوں نے کشمیر میں انسداد دہشت گردی مہم کے دوران شہید ہوئے فوجی جوان تھلاچیرا جنیش کی یاد میں وائناڈ کے ایڈواکا پنچایت میں تیار 'اسمرتی منڈپم' کا افتتاح کیا اور کہا کہ ''شہیدوں کی قربانی اس آزادی کی حفاظت کرتی ہے، جسے ہم آج کل توجہ نہیں دیتے۔'' پرینکا گاندھی نے 'اسمرتی منڈپم' کا افتتاح کرنے کے بعد عوام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جب کنبہ کا کوئی رکن شہید ہوتا ہے، تو اس کا غم زندگی بھر کنبہ کے دیگر اراکین کے ساتھ رہتا ہے۔ لیکن آپ کو سماج کی حمایت سے راحت ملتی ہے، آپ کو اپنے آس پاس کے لوگوں سے اور انھیں یاد رکھنے والوں سے پیار ملتا ہے۔ پرینکا گاندھی نے اس موقع پر اپنے والد کی شہادت کا بھی تذکرہ کیا۔ انھوں نے کہا کہ ''22 سال بعد بھی ان کی ماں (سونیا گاندھی) کی آنکھوں میں آنسو ہیں، کیونکہ ہم کبھی بھی وہ نہیں لوٹا سکتے، جس سے وہ محروم ہو گئیں۔ ایک شہید کی بیٹی ہونے کے ناطے مین ان کے درد کی گہرائی کو پوری طرح سے سمجھتی ہوں۔'' اس موقع پر ہندوستان کے پنچایتی نظام کی تعریف کرتے ہوئے پرینکا گاندھی نے کہا کہ ''جب مہاتما گاندھی آزادی کی بات کرتے تھے، تو وہ ہر ہندوستانی کی آزادی کی بات کرتے تھے۔ ایک مضبوط، ہمیشہ رہنے والی اور بااثر پنچایتی نظام ان کا خواب تھا۔ یہ ایک ایسا خواب تھا جسے میرے شہید والد راجیو گاندھی نے اپنی مدت کار کے دوران پنچایت راج ایکٹ پاس کر کے پورا کرنے کی کوشش کی تھی۔'' وہ دعویٰ کرتی ہیں کہ ''یہاں کیرالہ میں ہماری پنچایتیں پورے ہندوستان کے لیے ایک مثال ہیں۔'' آج دوپہر پرینکا گاندھی نے سلطان بتھیری میں منعقد 'ایسوسی ایشن آف ٹورزم ٹریڈ آرگنائزیشن انڈیا' (اے ٹی ٹی او آئی) کے سیاحتی سمّیلن کا افتتاح بھی کیا۔ اس موقع پر انھوں نے کہا کہ کیرالہ کے پہاڑی ضلع وائناڈ میں قدرتی خوبصورتی اور وسائل کے سبب سیاحت کے بے پناہ امکانات ہیں۔ انھوں نے یہاں سیاحت کا ایک مستقل ماڈل بنانے کے لیے طویل مدتی خاکہ تیار کرنے کی اپیل کی۔ وائناڈ کی سیاحتی صلاحیت کو فروغ دینے کی اپیل کرنے کے ساتھ ہی انھوں نے آگاہ کیا کہ اس عمل کے دوران بنیادی عناصر، قدرت اور ماحولیات کا دھیان رکھا جانا چاہیے۔

مشہور تمل اداکار وجئے بھی وقف بل کے خلاف، مرکزی حکومت سے بل واپس لینے کی گزارش

چینائی: مشہور و معروف اداکار تھلاپتی وجئے کی قیادت والی تملگا ویتری کژگم (ٹی وی کے) نے بھی وقف بل کے خلاف اپنی آواز بلند کر دی ہے۔ پارٹی نے جمعہ کے روز مرکزی حکومت سے اس وقف بل کو واپس لینے کی گزارش کی اور کہا کہ یہ مسلمانوں کے حقوق کو چھیننے والا ہے۔ پارٹی کا کہنا ہے کہ وہ چاہتی ہے یہ بل واپس لیا جائے، اور ساتھ ہی مجوزہ حد بندی کے عمل کو بھی نافذ نہ کیا جائے۔ دراصل ٹی وی کے نے پارٹی کی پہلی جنرل کونسل کی میٹنگ میں کچھ قرارداد پاس کیے ہیں۔ اس قرارداد میں کہا گیا ہے کہ وقف بل نے نئی شرائط تیار کر متعلقہ معاملوں میں مسلمانوں کی طاقتوں کو چھین لیا ہے۔ ان کے موجودہ حقوق کو بھی کم کیا ہے، اس لیے مرکزی حکومت کو اسے واپس لینا چاہیے۔ اس میٹنگ کی صدارت پارٹی کے بانی تھلاپتی وجئے نے ہی کی۔ مجوزہ حد بندی پر وجئے کی پارٹی نے 'اطلاع' کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ شمالی ریاستوں کے لیے سیٹوں کی تعداد کئی گنا بڑھ جائے گی اور تمل ناڈو سمیت جنوبی ریاستوں کے لیے یہ تعداد گھٹ جائے گی۔ پارٹی نے الزام عائد کیا کہ تمل ناڈو کے لوگ اسے مرکزی حکومت کی خاندانی منصوبہ بندی پر ٹھیک طرح عمل کرنے کی سزا مانتے ہیں۔ پارٹی نے مرکز سے نئی حد بندی کے قدم کو بھی پیچھے کھینچنے کا مطالبہ کیا۔

آندھرا کے وزیر اعلیٰ چندرا بابو نائیڈو کا

مسلمانوں سے وقف جائیدادوں کی حفاظت اور فلاح و بہبود کا وعدہ

وجے واڑہ: آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ این چندرا بابو نائیڈو نے جمعرات کو وجے واڑہ میں ریاستی حکومت کی جانب سے منعقدہ افطار پارٹی میں مسلمانوں کو وقف جائیدادوں کی حفاظت اور ان کے فلاحی منصوبوں کے لیے اپنی حکومت کی مضبوط وابستگی کا یقین دلایا۔ انہوں نے کہا کہ تلگو دیشم پارٹی (ٹی ڈی پی) حکومت ہمیشہ سے وقف املاک کی حفاظت کرتی آئی ہے اور آئندہ بھی یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ نائیڈو کے اس بیان کے بعد سیاسی حلقوں میں قیاس آرائیاں شروع ہوگئی ہیں کہ آیا ٹی ڈی پی مرکز میں وقف (ترمیمی) بل 2024 پر بی جے پی کے لیے مشکلات پیدا کرے گی؟ ٹی ڈی پی نریندر مودی کی قیادت والی این ڈی اے حکومت کا اہم اتحادی ہے اور بی جے پی کو اس بل کو پارلیمنٹ میں منظور کرانے کے لیے اس کی حمایت درکار ہوگی۔ اگر ٹی ڈی پی پیچھے ہٹتی ہے تو یہ بل پاس کرانا بی جے پی کے لیے مشکل ہوسکتا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے وقف بورڈ کو معطل کرنے والے متنازع گورنمنٹ آرڈر (جی او) 43 کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس کے باعث وقف بورڈ کے کام کاج میں رکاوٹ پیدا ہوئی تھی۔ انہوں نے کہا، ''ہماری حکومت کے اقتدار میں آتے ہی ہم نے اس حکم کو منسوخ کر دیا اور وقف جائیدادوں کے تحفظ کو یقینی بنایا۔ ساتھ ہی وقف بورڈ کو دوبارہ فعال کیا۔'' نائیڈو نے مسلمانوں کی معاشی حالت بہتر بنانے کے لیے اپنی حکومت کے اقدامات پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ ٹی ڈی پی حکومت کے دوران مسلمانوں کے ساتھ انصاف ہوا ہے اور این ڈی اے کے دور اقتدار میں ان کی حالت مزید بہتر ہوگی۔ وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ 2025-26 کے بجٹ میں اقلیتوں کی فلاح و بہبود کے لیے 300,5 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ نائیڈو نے سابق وزیر اعلیٰ این ٹی راما راؤ کی مسلم فلاحی اسکیموں کا حوالہ دیتے ہوئے ٹی ڈی پی کے مسلمانوں سے تاریخی تعلق کو اجاگر کیا۔ انہوں نے کہا کہ راما راؤ نے مائناریٹی فنانس کارپوریشن قائم کی تھی اور کئی فلاحی اسکیمیں نافذ کی تھیں۔ نائیڈو نے یہ بھی بتایا کہ ٹی ڈی پی حکومت نے حیدرآباد میں حج ہاؤس تعمیر کرایا تھا اور امراوتی میں ایک اور حج ہاؤس کی بنیاد رکھی تھی، تاہم وائی ایس آر کانگریس حکومت کی لاپرواہی کی وجہ سے اس کا کام رک گیا۔ افطار پارٹی میں وزیر اعلیٰ نے اماموں اور موذنوں کے وظیفے میں اضافے کا بھی اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ اماموں کو اب 000,10 روپے ماہانہ جبکہ موذنوں کو 000,5 روپے ملیں گے۔ اس تقریب میں ریاستی وزیر برائے اقلیتی بہبود این محمد فاروق، وزیر برائے معدنیات کولو روبندر اور رکن اسمبلی محمد نصیر احمد سمیت ٹی ڈی پی کے کئی اہم رہنما موجود تھے۔

مدراس ہائی کورٹ سے اسٹینڈ اَپ کامیڈین کنال کامرا کو ملی راحت

چینائی: مدراس ہائی کورٹ سے کامیڈین کنال کامرا کو آج راحت مل گئی۔ ہائی کورٹ نے 28 مارچ کو کامیڈین کنال کامرا کی پیشگی ضمانت عرضی پر اپنا فیصلہ سناتے ہوئے انھیں عبوری پیشگی ضمانت دینے کا فیصلہ سنایا۔ کنال کامرا مہاراشٹر کے نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے پر اپنے طنز کے لیے تنازعہ کا سامنا کر رہے ہیں۔ عدالت نے کنال کامرا کو اس شرط پر راحت دی ہے کہ انھیں تمل ناڈو کے ولوپورم واقع ونور میں جیوڈیشیل مجسٹریٹ کے اطمینان کے لیے ایک بانڈ بھرنا ہوگا۔ جسٹس سندر موہن نے دوسرے مدعا علیہ (کھار پولیس) کو بھی نوٹس جاری کیا اور معاملے کی آئندہ سماعت 7 اپریل کو طے کی۔ کامرا نے آج عدالت کو بتایا کہ وہ تمل ناڈو کے ولوپورم ضلع کے رہنے والے ہیں اور انھیں ممبئی پولیس کے ذریعہ گرفتار کیے جانے کا اندیشہ ہے۔

مسجد منہدم ہونے سے 3 افراد جاں بحق، تاریخی 'اوابرج' بھی ندی میں گرا

مانڈلے: میانمار میں 28 مارچ کی صبح آئے تباہناک زلزلہ کے بعد مہلوکین اور زخمیوں کی تعداد لگاتار بڑھتی جارہی ہے۔ صرف میانمار میں ہی اب تک 144 لوگوں کی ہلاکت سے متعلق تصدیق ہو چکی ہے۔ تقریباً 750 افراد کے زخمی ہونے کی بھی اطلاع ہے، جن میں کئی کی حالت سنگین ہے۔ مقامی انتظامیہ اور طبی افسران نے کئی علاقوں کے شہریوں سے آگے بڑھ کر خون عطیہ کرنے کی اپیل کی ہے، کیونکہ کئی اسپتالوں میں خون کی کمی ہو گئی ہے۔ انتظامیہ نے اپیل جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ مقامی اسپتالوں میں خون عطیہ کرنے والوں کی فوری ضرورت ہے، تاکہ سنگین طور سے زخمی ہوئے لوگوں کی زندگی بچائی جاسکے۔ بی بی سی کی ایک رپورٹ میں فوج کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ میانمار میں ہلاکتوں کی تعداد بڑھ سکتی ہے، کیونکہ کئی مقامات پر لوگ ملبہ میں پھنسے ہوئے ہیں۔ فوجی اہلکاروں کا کہنا ہے کہ 'نائی پئی تاؤ' علاقہ میں ہی 96 لوگ ہلاک ہوئے ہیں۔ اسی طرح سینگنگ میں 18 اور مانڈلے میں 30 ہلاکتوں کی تصدیق ہو چکی ہے۔ میانمار کی ایک بچاؤ ٹیم نے خبر رساں ایجنسی 'رائٹرس' کو بتایا کہ نائی پئی تاؤ کے پینمانا علاقہ سے ہی تقریباً 60 لاشوں اور 130 زخمیوں کو ملبہ سے نکالا گیا ہے، جس سے پتہ چلتا ہے کہ تباہی کس قدر زیادہ ہوئی ہے۔ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ عمارتوں میں مزید کئی لوگ پھنسے ہوئے ہیں، جن تک ابھی تک رسائی نہیں ہو پائی ہے۔ اس تباہناک زلزلہ نے میانمار کے تاریخی 'اوابرج' کو بھی تباہ کر دیا۔ مانڈلے میں موجود 90 سالہ اوابرج زلزلہ کے جھٹکوں کو برداشت نہیں کر سکا اور اراودی ندی میں گر گیا۔ اس کے علاوہ ایک مسجد کا حصہ منہدم ہونے سے بھی 3 لوگوں کی موت واقع ہوگئی۔ حالانکہ سوشل میڈیا پر کچھ لوگوں نے کم از کم 20 اموات کی اطلاع دی ہے، اور اس کے ساتھ ہی منہدم مسجد کی ویڈیوز بھی سامنے آئی ہیں۔ زلزلہ کے بعد کچھ تیز اور ہلکے جھٹکے آفٹر شاکس کی شکل میں سامنے آئے ہیں، جس نے دہشت کا ماحول پیدا کر دیا ہے۔ زلزلہ کی وجہ سے تھائی لینڈ میں بھی حالات تشویشناک ہیں۔

سپریم کورٹ نے کانگریس ایم پی عمران پرتاپ گڑھی کے خلاف گجرات میں درج مقدمہ خارج کر دیا

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے جمعہ کو کانگریس کے رکن پارلیمنٹ عمران پرتاپ گڑھی کے خلاف گجرات میں درج مقدمہ کو خارج کر دیا۔ ان پر سوشل میڈیا پر مبینہ طور پر قابل اعتراض نظم پوسٹ کرنے کا الزام تھا۔ عدالت نے قرار دیا کہ نظم میں کوئی جرم نہیں بنتا اور ایف آئی آر درج کرنے سے قبل پولیس کو تحریری یا بولے گئے الفاظ کے معنی کو سمجھنا چاہیے۔ جسٹس ابھے ایس اوکا اور جسٹس اجول بھویاں کی بنچ نے یہ فیصلہ سنایا۔ عدالت نے کہا کہ شہریوں کے اظہار رائے کے حق کو خیالی یا غیر معقول انداز میں کچلا نہیں جاسکتا۔ عدالت نے واضح کیا کہ فن کی مختلف شکلیں، جیسے شاعری، ڈرامہ اور موسیقی انسانی زندگی کو بامقصد بناتی ہیں اور اس کے ذریعے لوگوں کو اظہار رائے کی آزادی دی جانی چاہیے۔ عدالت عظمیٰ نے 21 جنوری کو کانگریس ایم پی کو عبوری تحفظ دیتے ہوئے ان کے خلاف کسی بھی تعزیری کارروائی پر روک لگا دی تھی۔ گجرات ہائی کورٹ نے 17 جنوری کو مقدمہ منسوخ کرنے سے انکار کر دیا تھا، جس کے بعد عمران پرتاپ گڑھی نے سپریم کورٹ سے رجوع کیا تھا۔ جس نظم پر گجرات پولیس نے مقدمہ درج کیا تھا، وہ عمران پرتاپ گڑھی نے سوشل میڈیا پر پوسٹ کی تھی، جس کے اشعار کچھ یوں تھے:

''...اے خون کے پیاسے بات سنو
ہر دور میں ہم پروار ہوا
ہر دور میں ہم تلوار بنے
ہم خاک ہوئے، ہم دھول ہوئے
پھر زندہ رہے، پھر پھول ہوئے...''

یہ نظم اس وقت وائرل ہوئی تھی اور بعض حلقوں نے اسے فرقہ وارانہ منافرت بھڑکانے والا قرار دیا تھا، جس کے بعد ان کے خلاف گجرات کے جام نگر میں مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ پرتاپ گڑھی کے خلاف 3 جنوری کو جام نگر پولیس نے مذہب اور ذات پات کی بنیاد پر گروہوں کے درمیان دشمنی کو فروغ دینے، قومی یکجہتی کے خلاف متعصبانہ بیانات دینے اور مذہبی عقائد کی توہین جیسے الزامات کے تحت مقدمہ درج کیا تھا۔ سپریم کورٹ نے گجرات پولیس کی ایف آئی آر کو غیر ضروری قرار دیتے ہوئے اسے خارج کر دیا اور کہا کہ اظہار رائے کے حق کو غیر ضروری طور پر محدود نہیں کیا جاسکتا۔

کٹھوعہ میں انکاؤنٹر: پانچ ملی ٹینٹ ہلاک، چار پولیس اہلکار شہید

کٹھوعہ: جموں و کشمیر کے کٹھوعہ ضلع کے جنگلات میں جاری ملی ٹینٹ مخالف آپریشن میں سکیورٹی فورسز کو بڑی کامیابی ملی ہے۔ دو روز سے جاری مہم میں اب تک پانچ ملی ٹینٹ مارے جا چکے ہیں، جبکہ پولیس کے چار جوان شہید ہو گئے۔ آج جنگل سے دو اور ملی ٹینٹ کی لاشیں برآمد ہوئیں، جبکہ ڈرون کی مدد سے ایک لاپتہ پولیس اہلکار کا بھی جسد خاکی ملا، جس کے بعد شہید پولیس اہلکاروں کی تعداد چار ہو گئی ہے۔ اس تصادم میں سات سکیورٹی اہلکار زخمی ہوئے ہیں، جن میں ڈپٹی ایس پی بارڈر دھیرج کٹوچ اور فوج کے ایک پیرا کمانڈو شامل ہیں۔ تمام زخمیوں کو فوری طور پر جموں شہر کے اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے، جبکہ ڈپٹی ایس پی کا علاج کٹھوعہ کے گورنمنٹ میڈیکل کالج میں جاری ہے۔ صبح کے وقت سکیورٹی فورسز نے آپریشن کو پھر سے شروع کیا۔ پولیس، فوج اور سی آر پی ایف کے اہلکاروں نے مختلف اطراف سے علاقے میں داخل ہو کر ملی ٹینٹ کی تلاش جاری رکھی۔ ذرائع کے مطابق، جنگل میں مزید دو ملی ٹینٹ کے چھپے ہونے کا خدشہ ہے۔ پہلے انہیں مردہ سمجھا جا رہا تھا، لیکن ڈرون کیمروں میں ان کی لاشیں نظر نہیں آئیں، جس کے بعد تلاش تیز کر دی گئی۔ سرکاری ذرائع کے مطابق، جمعرات کی صبح صفیان جکھولے گاؤں میں مقامی شہریوں نے ملی ٹینٹوں کی موجودگی دیکھی اور فوراً پولیس کو اطلاع دی۔ ڈپٹی ایس پی دھیرج کٹوچ کی قیادت میں ایس او جی اور مقامی پولیس نے سرچ آپریشن شروع کیا۔ اس دوران ملی ٹینٹوں نے اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی۔ ملی ٹینٹ کے پاس ایم 4 کاربائن جیسے جدید ہتھیار تھے۔ شدید مقابلے کے بعد، فوج کے پیرا کمانڈوز کو فضائی مدد سے اتارا گیا اور اضافی فورسز کو علاقے میں تعینات کیا گیا۔ جموں و کشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے شہید پولیس اہلکاروں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا، ہم جموں و کشمیر پولیس کے ان جانباز سپاہیوں کو سلام پیش کرتے ہیں، جنہوں نے مادر وطن کے تحفظ میں اپنی جان قربان کر دی۔'' انہوں نے کہا کہ سکیورٹی فورسز ملی ٹینٹ کے خاتمے کے لیے پوری طرح مستعد ہیں اور آپریشن کامیابی سے جاری ہے۔ مڈبھیڑ میں جموں و کشمیر پولیس کا اسپیشل آپریشنز گروپ (ایس او جی)، فوج اور سی آر پی ایف شامل ہے۔ سکیورٹی فورسز علاقے میں باقی ملی ٹینٹ کی تلاش میں مسلسل چھان بین کر رہی ہیں۔

ممتا کو آکسفورڈ یونیورسٹی میں تقریر کے دوران طلبہ کے احتجاج کا سامنا کرنا پڑا

لندن: مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کو لندن میں آکسفورڈ یونیورسٹی کے کیلوگ کالج میں تقریر کے دوران کچھ طلباء کے احتجاج کا سامنا کرنا پڑا۔ بنرجی یونیورسٹی کی دعوت پر جمعرات کو وہاں ویسٹ بنگال میں ویمن امپاورمنٹ اور کامیابی کے موضوع پر ایک پروگرام سے خطاب کر رہی تھیں۔ اس کے بعد کچھ طلباء کے شور مچانے پر انہیں اپنی تقریر درمیان میں ہی روکنی پڑی۔ یہ طلباء اپنے ہاتھوں میں پلے کارڈ اٹھائے ہوئے تھے اور ریاست میں انتخابات کے بعد ہونے والے تشدد اور آر جی کر کالج کے معاملے پر اپنا احتجاج ظاہر کر رہے تھے۔ تاہم وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے صورتحال کو نہایت خوش اسلوبی سے سنبھالا۔ انہوں نے احتجاج کرنے والے طلباء کو جواب دیا اور اپنا نقطہ نظر بھی پیش کیا۔ وزیر اعلیٰ نے مظاہرین سے کہا کہ اپنی پارٹی سے کہیں کہ وہ ہماری ریاست (مغربی بنگال) میں اپنی طاقت بڑھائیں تاکہ ہم سے مقابلہ کر سکیں۔ اس اچانک احتجاج سے وہاں موجود لوگ حیران رہ گئے اور حاضرین نے احتجاج کرنے والے طلباء کو ہال سے نکل جانے کو کہا۔ تاہم اس دوران وزیر اعلیٰ نے آر جی کر کالج واقعہ، انتخابات کے بعد کے تشدد اور بنگال میں ہندوؤں کی حالت کے بارے میں طلباء کی طرف سے اٹھائے گئے سوالات کا جواب دیا۔ اس کے بعد بنرجی نے بغیر کسی رکاوٹ کے اپنی تقریر مکمل کی۔ اس موقع پر ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان اور بورڈ آف کنٹرول فار کرکٹ ان انڈیا کے سابق صدر سورو گنگولی بھی موجود تھے۔ قابل ذکر ہے کہ بنرجی نے لندن میں صنعت اور کاروبار سے متعلق کئی میٹنگوں میں شرکت کی۔ وزیر اعلیٰ کو کیلوگ کالج میں خواتین، بچوں اور معاشرے کے کمزور طبقات کی سماجی ترقی پر بولنے کے لیے مدعو کیا گیا تھا۔

بی پی ایس سی 70 واں ابتدائی امتحان منسوخ نہیں ہوگا، پٹنہ ہائی کورٹ سے تمام درخواستیں مسترد

پٹنہ: ہائی کورٹ نے بہار پبلک سروس کمیشن (بی پی ایس سی) کے 70ویں ابتدائی امتحان کو منسوخ کرنے کی مانگ والی درخواستوں کو خارج کر دیا ہے۔ عدالت نے امتحان میں مبینہ گڑبڑی کے الزامات کے باوجود امتحان کو برقرار رکھنے کا فیصلہ سنایا۔ تاہم، مستقبل میں امتحانی عمل کو شفاف اور محفوظ بنانے کے لیے ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی بنانے کا حکم دیا گیا ہے۔ عدالت کے قائم مقام چیف جسٹس آشوتوش کمار اور جسٹس پارتھ سارتھی کی بنچ نے 19 مارچ کو اس معاملے کی سماعت مکمل کر کے فیصلہ محفوظ کر لیا تھا، جو جمعہ کو سنایا گیا۔ عدالت نے واضح کیا کہ امتحان کو منسوخ نہیں کیا جائے گا۔ تاہم، آئندہ امتحانات میں شفافیت کو یقینی بنانے کے لیے بی پی ایس سی کو اصلاحات کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ بی پی ایس سی کا 70 واں ابتدائی امتحان 13 دسمبر 2024 کو منعقد ہوا تھا، جس میں گڑبڑی کے الزامات لگے تھے۔ امیدواروں نے سوالات لیک ہونے اور امتحانی بے ضابطگیوں کا الزام لگایا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے پٹنہ ہائی کورٹ میں امتحان منسوخ کرنے اور دوبارہ امتحان کرانے کی درخواست دائر کی تھی۔ عدالت کے فیصلے کے بعد کئی امیدوار ناراض نظر آئے۔ معروف استاد گرو رحمان نے اعلان کیا کہ وہ اس فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ جائیں گے۔ کچھ طلبہ نے بھی سپریم کورٹ میں اپیل کرنے کا عندیہ دیا ہے۔ اس معاملے پر طلبہ نے پٹنہ میں متعدد بار مظاہرے کیے تھے۔ مظاہروں کے دوران اپوزیشن جماعتوں اور نجی تعلیمی اداروں کے اساتذہ نے بھی طلبہ کا ساتھ دیا تھا اور ان کے حق میں احتجاج کیا تھا۔ بی پی ایس سی نے 4 جنوری 2025 کو پٹنہ کے بپو امتحان مرکز پر دوبارہ امتحان منعقد کرایا تھا، لیکن اس پر بھی امیدواروں نے اعتراض کیا تھا۔ ان کا الزام تھا کہ دوبارہ امتحان میں بھی شفافیت نہیں برتی گئی۔ عدالت نے بی پی ایس سی کو مستقبل میں امتحانی عمل میں مزید شفافیت اور حفاظتی انتظامات بہتر بنانے کا حکم دیا ہے تاکہ آئندہ اس طرح کے تنازعات سے بچا جاسکے۔

ورق تازہ کا رنگین سپلیمنٹ

حسب سابق کی طرح امسال ورق تازہ عید الفطر 2025ء کے مبارک موقع پر خصوصی سپلیمنٹ شائع کر رہا ہے۔ یہ سپلیمنٹ ہمہ رنگی جاذب نظر اور خوبصورت گیٹ اپ کے ساتھ ہوگا۔ عید الفطر کا شمارہ صفحات 8 کا ہوگا جن میں چار صفحات رنگین ہوں گے۔ خواہشمند مشتہرین افراد اور عام قارئین ہمارے ذیل کے موبائیل نمبر پر ربط پیدا کر سکتے ہیں۔

9325610858-8055362952

ایڈیٹر

روزنامہ ورق تازہ ناندیڑ

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

زندگی کے انمول بکھرے اوراق

مَسعُود مَحبُوب خان (ممبئی)
09422724040

زندگی ایک کھلی کتاب کی مانند ہے، جس کے صفحات وقت کے ساتھ کھلتے ہیں۔ ہر صفحہ ایک نئی کہانی، ایک نیا سبق، اور ایک انوکھا تجربہ پیش کرتا ہے۔ یہ صفحات صرف خوشیوں یا کامیابیوں کے لمحات پر مشتمل نہیں ہوتے، بلکہ ان میں غم، ناکامی، اور مایوسی کے لمحات بھی موجود ہوتے ہیں۔ مگر یہی تنوع زندگی کو دلچسپ اور خوبصورت بناتا ہے۔ زندگی کے ان بکھرے اوراق میں ہر لمحہ ایک خزانہ ہے۔ خوشی کے لمحات ہمیں امید اور سکون بخشتے ہیں، جب کہ دکھ اور مشکلات ہمارے اندر طاقت اور صبر پیدا کرتے ہیں۔ یہ تجربات ایک دوسرے کے ساتھ جُڑے ہوئے ہیں، اور یہی ربط ہمیں زندگی کے گہرے مفہوم کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔ زندگی کے یہ اوراق کبھی خوشبو سے مہکتے ہیں، کبھی درد سے نم ہوتے ہیں، اور کبھی ان پر خوابوں کی روشنائی سے تحریریں لکھی جاتی ہیں۔ یہ بکھرے اوراق اس بات کی علامت ہیں کہ زندگی کبھی سیدھی لکیر نہیں ہوتی؛ اس میں موڑ، اونچ نیچ، اور حیرت انگیز موڑ شامل ہوتے ہیں۔ یہ بکھرے اوراق ہمیں سکھاتے ہیں کہ ہر نقصان کے پیچھے ایک حکمت پوشیدہ ہے اور ہر خوشی ایک نعمت ہے۔ وہ لمحے جو بظاہر معمولی لگتے ہیں، وقت گزرنے کے ساتھ خاص اور یادگار بن جاتے ہیں۔ کسی دوست کی مسکراہٹ، کسی اجنبی کی مدد، یا کسی مشکل وقت میں کہی گئی تسلی کی بات، یہ سب زندگی کے بکھرے اوراق کا حصّہ ہیں۔ ادب میں زندگی کے ان بکھرے اوراق کو ہمیشہ خاص اہمیت دی گئی ہے۔ شاعر اپنے اشعار میں ان تجربات کو سمو کر ابدی حقیقتوں کو بیان کرتے ہیں۔ مثلاً غالب کہتے ہیں:

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے میرے ارماں لیکن پھر بھی کم نکلے

یہ شعر ان خوابوں اور خواہشوں کی عکاسی کرتے ہیں جو زندگی کے صفحات کو رنگین بناتے ہیں۔ علمی طور پر دیکھا جائے تو زندگی کے بکھرے اوراق انسانی شعور کی نشوونما اور ترقی کا مظہر ہیں۔ یہ ہمیں بتاتے ہیں کہ ہر ناکامی میں ایک سبق، اور ہر کامیابی میں ایک موقع پوشیدہ ہوتا ہے۔ یہی سبق انسان کو علم و حکمت کی بلندیوں تک پہنچاتے ہیں۔ زندگی کے خوبصورت اور بہترین بکھرے اوراق ہمیں یہ سبق دیتے ہیں کہ ہر لمحہ قیمتی ہے اور ہر تجربہ ایک انمول خزانہ۔ ہمیں چاہیے کہ ان اوراق کو سمیٹ کر ایک ایسی کتاب ترتیب دیں جو نہ صرف ہمارے لیے باعث سکون ہو، بلکہ دوسروں کے لیے بھی مشعلِ راہ بنے۔ یہ اوراق ہمیں یہ باور کراتے ہیں کہ زندگی ایک انمول تحفہ ہے، جسے بھرپور انداز میں جینا چاہیے۔ زندگی کے چند بہترین اوراق وہ ہوتے ہیں جن میں یادوں کی خوشبو، خوابوں کی روشنی، اور تجربات کی گہرائی سمٹ آتی ہے۔ یہ اوراق ہمارے دل و دماغ پر انمٹ نقوش چھوڑ جاتے ہیں اور وقت گزرنے کے ساتھ مزید قیمتی ہو جاتے ہیں۔ یہاں ایسے ہی چند اوراق پر نظر ڈالی جائے گی۔

بچپن کے اوراق

وہ دن جب دنیا سادہ اور خواب رنگین تھے۔ ماں کی محبت، باپ کا تحفّظ، اور دوستوں کے ساتھ کھیل کود وہ لمحے ہیں جنہیں کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ وہ پہلا اسکول کا دن، پہلی کہانی جو دادی نے سنائی، یا عید کے کپڑوں کی خوشی ہی یہ سب یادیں بچپن کے بہترین اوراق پر درج ہیں۔ بچپن زندگی کا وہ دور ہے جو اپنی معصومیت، بے فکری، اور خوشیوں سے بھرپور ہوتا ہے۔ یہ وہ وقت ہے جب دنیا سادہ، دل صاف، اور خواب رنگین ہوتے ہیں۔ ان دنوں میں ہر لمحہ اپنی جگہ ایک کہانی ہوتا ہے، اور ہر یاد دل کو خوشی اور سکون سے بھر دیتی ہے۔ ماں کی گود بچپن کا سب سے محفوظ مقام ہوتا ہے، جہاں ہر خوف ختم ہو جاتا ہے اور ہر دکھ بھول جاتا ہے۔ ماں کی محبت وہ نعمت ہے جو بچپن کے ہر لمحے کو خوبصورت بناتی ہے۔ باپ کا تحفّظ وہ دیوار ہے جس کے پیچھے کھڑے ہو کر دنیا کا سامنا کرنا آسان لگتا ہے۔ پہلا اسکول کا دن، وہ ننھی کتابیں، اور پہلی بار دوستوں کے ساتھ بیٹھنے کا تجربہ، زندگی کے خوبصورت اوراق میں شامل ہیں۔ وہ دن جب استاد نے پہلی بار تعریف کی یا دوستوں کے ساتھ کھیل میں جیت کا لمحہ آیا، یہ سب یادیں دل پر نقش رہتی ہیں۔ گھر کے بڑے بزرگوں کی کہانیاں، جن میں شہزادوں اور پریوں کی دنیا آباد ہوتی تھی، خوابوں کو پر لگا دیتی تھیں۔ یہ کہانیاں نہ صرف ہمیں ہنساتی تھیں بلکہ زندگی کے گہرے سبق بھی دیتی تھیں۔ اور عید کے کپڑوں کی خوشی، جو نئے کپڑوں کی خوشبو اور مہندی سے جڑی ہوتی تھی، بچپن کی عید کو سب سے خاص بناتی تھی۔ دوستوں کے ساتھ گلیوں میں کھیلنا، زمین پر بیٹھ کر کھانے کے لیے جھگڑنا، اور شام کو دیر تک باہر رہنے کی ضد کرنا وہ یادیں ہیں جو زندگی کے مشکل دنوں میں دل کو سکون دیتی ہیں۔ بچپن کے یہ اوراق ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ سادگی اور بے فکری زندگی کی اصل خوبصورتی ہے۔ ان یادوں کو دل میں سجائے رکھنا، اور ان سے خوشی کشید کرنا، زندگی کے ہر مرحلے کو رنگین اور خوبصورت بنا دیتا ہے۔

محبت کے اوراق

زندگی میں کسی کے دل میں جگہ پانا اور کسی کو اپنی زندگی کا حصّہ بنانا بے مثال خوشی کا باعث بنتا ہے۔ پہلی بار کسی کے لیے دل کی دھڑکن کا محسوس ہونا، محبت کا اظہار، اور رشتے کی خوبصورتی ہی یہ لمحے زندگی کے انمول اوراق ہیں۔ محبت زندگی کا سب سے حسین اور لطیف جذبہ ہے، جو انسان کے دل کو روشنی، خوشبو، اور سکون سے بھر دیتا ہے۔ یہ وہ جذبات ہیں جو زندگی کے عام لمحات کو یادگار بناتے ہیں اور وجود کو ایک نئی معنویت عطا کرتے ہیں۔ محبت کے اوراق پر درج ہر کہانی دل کے نہاں خانوں میں ہمیشہ زندہ رہتی ہے۔ زندگی میں پہلی بار کسی کے لیے دل کی دھڑکن کا محسوس ہونا ایک ناقابلِ بیان کیفیت ہے۔ یہ وہ لمحہ ہوتا ہے جب انسان خواب اور حقیقت کے درمیان جھولتا ہے، اور ہر چیز اچانک خوبصورت لگنے لگتی ہے۔ محبت کا اظہار، جو کبھی ہچکچاہٹ اور کبھی الفاظ کے ذریعے ہوتا ہے، ایک ایسا پل ہوتا ہے جو دو دلوں کو ایک بندھن میں جوڑ دیتا ہے۔ محبت صرف رومانوی جذبے کا نام نہیں؛ یہ رشتوں کی خوبصورتی اور وفا کی علامت بھی ہے۔ ماں کی محبت، جو بے لوث اور بے غرض ہے، اور باپ کی محبت، جو تحفّظ اور حوصلہ دیتی ہے، یہ سب محبت کے مختلف رنگ ہیں۔ دوستوں کی محبت، جو زندگی کے سفر کو ہلکا پھلکا اور خوشگوار بناتی ہے، اور بہن بھائیوں کی محبت، جو مضبوطی اور ساتھ کا احساس دلاتی ہے، سب محبت کے انمول اوراق ہیں۔ محبت کے اوراق ہمیں یہ بھی سکھاتے ہیں کہ یہ جذبہ قربانی، ایثار، اور برداشت کا تقاضا کرتا ہے۔ کسی کے لیے اپنے جذبات کو قربان کرنا، کسی کی خوشی کے لیے اپنی انا کو پسِ پشت ڈال دینا، اور دوسروں کے دکھ کو اپنا سمجھنا محبت کی معراج ہے۔ یہ اوراق ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ محبت زندگی کو جینے کا سلیقہ سکھاتی ہے، ہمیں دوسروں کے قریب لاتی ہے، اور دلوں کو جوڑنے کا ذریعہ بنتی ہے۔ محبت کے یہ اوراق ہمارے دل کی کتاب کے سب سے خوبصورت، سب سے نرم، اور سب سے قیمتی حصّے ہیں، جو ہمیں ہمیشہ زندگی کی اصل خوبصورتی کا احساس دلاتے رہتے ہیں۔

کامیابی کے اوراق

جب پہلی بار کسی امتحان میں کامیابی ملی، جب پہلی ملازمت ملی، یا جب خواب حقیقت بنے۔ یہ وہ اوراق ہیں جن پر محنت اور جدوجہد کی کہانی لکھی گئی ہے۔ یہ کامیابیاں ہمیں خود پر یقین اور زندگی میں آگے بڑھنے کا حوصلہ دیتی ہیں۔ کامیابی کے اوراق زندگی کے انمول خزانے ہیں، جن پر انسان کی محنت، لگن، اور جدوجہد کی کہانی لکھی ہوتی ہے۔ یہ وہ اوراق ہیں جو نہ صرف خوشی کا باعث بنتے ہیں بلکہ انسان کو خود پر یقین اور آگے بڑھنے کا حوصلہ بھی دیتے ہیں۔ پہلی بار کسی امتحان میں کامیابی حاصل کرنا، جب دن رات کی محنت رنگ لاتی ہے، وہ لمحہ زندگی میں انمٹ نقش چھوڑ جاتا ہے۔ والدین کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو، اساتذہ کی مسکراہٹ، اور اپنے اندر کامیابی کا احساس، یہ سب مل کر ایک یادگار تجربہ بناتے ہیں۔ پہلی ملازمت کا ملنا بھی کامیابی کے ان اوراق کا حصّہ ہے۔ وہ دن جب اپنے خوابوں کو حقیقت میں بدلتے دیکھتے ہیں، اپنے لیے ایک نئی راہ کا انتخاب کرتے ہیں، اور معاشرے میں اپنی جگہ بنانے کا آغاز کرتے ہیں، یہ لمحہ زندگی کو نئی جہت دیتا ہے۔ کامیابی صرف مادی کامیابیوں تک محدود نہیں ہوتی۔ یہ وہ لمحات بھی ہیں جب انسان نے کسی خوف پر قابو پایا، کسی مشکل کو حل کیا، یا دوسروں کی زندگی میں خوشی کا سبب بنا۔ یہ اندرونی کامیابیاں انسان کے اندر کی دنیا کو بدل دیتی ہیں اور حقیقی سکون عطا کرتی ہیں۔ کامیابی کے اوراق ہمیں یہ بھی یاد دلاتے ہیں کہ ہر بڑی کامیابی کے پیچھے ایک کہانی ہوتی ہے ہی شکست کا سامنا، ہمت نہ ہارنا، اور مشکلات کو عبور کرنا۔ یہ ہمیں سکھاتے ہیں کہ کامیابی صرف منزل تک پہنچنے کا نام نہیں، بلکہ سفر کی خوبصورتی اور جدوجہد کی حلاوت کا تجربہ بھی ہے۔ یہ اوراق ہمیں بتاتے ہیں کہ زندگی میں کامیابی کا حقیقی مفہوم صرف اپنے لیے نہیں، بلکہ دوسروں کے لیے بھی کچھ کرنے میں ہے۔ یہ ہمیں دوسروں کو ساتھ لے کر چلنے، ان کی مدد کرنے، اور اپنی کامیابی کو دوسروں کے لیے مثال بنانے کا درس دیتے ہیں۔ کامیابی کے یہ اوراق زندگی کے سنہرے حصّے ہیں جو ہمیں ہمیشہ یاد دلاتے ہیں کہ محنت اور لگن کے ساتھ کچھ بھی ممکن ہے، اور ہر قدم ہمیں اپنی منزل کے قریب لے جاتا ہے۔

قربانی اور ایثار کے اوراق

کسی ضرورت مند کی مدد کرنا، اپنے مفاد کو قربان کر کے دوسروں کے لیے آسانیاں پیدا کرنا، یا مشکل وقت میں دوسروں کا سہارا بننا ہی یہ لمحات زندگی کے سب سے روشن اوراق ہیں جو انسانیت کا درس دیتے ہیں۔ قربانی اور ایثار زندگی کے وہ روشن اوراق ہیں جو انسانیت کے بلند ترین اصولوں کی ترجمانی کرتے ہیں۔ یہ وہ لمحات ہیں جب انسان اپنے مفادات، خواہشات، اور آرام کو پسِ پشت ڈال کر دوسروں کی خوشی، سہولت، یا ضرورت کے لیے قدم اٹھاتا ہے۔ یہ اوراق دلوں میں محبت، احترام، اور انسانیت کی روشنی بکھیرتے ہیں۔ جب کوئی شخص ضرورت مند کی مدد کرتا ہے، تو وہ اپنے وسائل کو کسی دوسرے کے دکھ کو کم کرنے کے لیے استعمال کرتا ہے۔ یہ عمل صرف مادی مدد تک محدود نہیں بلکہ وقت، مشورے، اور ہمدردی کی صورت میں بھی ہوسکتا ہے۔ کسی بھوکے کو کھانا کھلانا، کسی پریشان حال کو دلاسہ دینا، یا کسی غم زدہ کے آنسو پونچھنا وہ لمحات ہیں جو زندگی کی حقیقی کامیابی کی علامت بنتے ہیں۔ اپنے مفاد کو قربان کرنا اور دوسروں کے لیے آسانیاں پیدا کرنا ایک غیر معمولی عمل ہے۔ یہ ایثار نہ صرف دوسروں کی زندگیوں میں خوشی کا باعث بنتا ہے بلکہ قربانی دینے والے کے دل کو بھی سکون اور طمانیت عطا کرتا ہے۔ جب والدین اپنی خوشیوں کو بچّوں کے مستقبل کے لیے قربان کرتے ہیں، یا جب کوئی دوست اپنے خوابوں کو دوسرے کی کامیابی کے لیے ترجیح دیتا ہے، تو یہ جذبہ ایثار کے سب سے خوبصورت اوراق پر لکھا جاتا ہے۔ مشکل وقت میں دوسروں کا سہارا بننا قربانی کا اعلیٰ ترین مظہر ہے۔ یہ وہ وقت ہوتا ہے جب انسان اپنے آرام کو چھوڑ کر دوسروں کی تکلیف بانٹتا ہے۔ جنگ میں سپاہی کی قربانی، کسی حادثے میں جان دینے والے مسیحا، یا کسی قدرتی آفت میں امدادی کارکن کی خدمات ہی یہ سب انسانیت کے ایثار کی روشن مثالیں ہیں۔ یہ اوراق ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ قربانی اور ایثار انسانیت کی بنیاد ہیں۔ یہ وہ اعمال ہیں جو دنیا کو بہتر بناتے ہیں، دلوں کو جوڑتے ہیں، اور محبت و ہمدردی کی فضاء قائم کرتے ہیں۔ یہ اوراق ہمیں سکھاتے ہیں کہ زندگی کی اصل خوبصورتی دوسروں کے لیے جینا اور ان کے لیے قربانیاں دینا ہے۔ قربانی اور ایثار کے یہ روشن اوراق ہماری زندگی کو معنویت بخشتے ہیں اور ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ انسانیت کا سب سے عظیم درس دوسروں کے لیے کچھ کرنے کا جذبہ ہے۔ یہ وہ خزانہ ہیں جو ہمیشہ دلوں میں زندہ رہتے ہیں۔

روحانی اوراق

وہ لمحے جب انسان نے زندگی کی گہری معنویت کو محسوس کیا، ربّ سے قربت حاصل کی، یا سکون قلب پایا۔ دعا کی قبولیت، رات کی خاموشی میں اللّٰہ سے مناجات، اور روحانی سکون ہی یہ زندگی کے بہترین اوراق ہیں جو انسان کو اندرونی روشنی عطا کرتے ہیں۔ روحانی اوراق زندگی کے ان گہرے لمحات پر مشتمل ہیں جب انسان اپنی ذات کی حقیقت کو پہچانتا ہے، کائنات کی وسعتوں میں ربّ کی قربت محسوس کرتا ہے، اور سکونِ قلب حاصل کرتا ہے۔ یہ وہ لمحات ہیں جو انسان کو ظاہری دنیا کی ہلچل سے نکال کر اس کی روح کی گہرائیوں میں جھانکنے کا موقع دیتے ہیں۔ وہ لمحے جب دعا کی قبولیت کا احساس ہوا، جب دل کی بے قراری ختم ہوئی اور آنکھیں شکر کے آنسوؤں سے بھر گئیں، روحانی سکون کے بہترین اوراق میں شامل ہیں۔ دعا وہ ذریعہ ہے جو انسان کو اس کے ربّ سے جوڑتا ہے، اور قبولیت کی گھڑی میں بندہ خود کو خدا کی خاص رحمتوں کے زیرِ سایہ محسوس کرتا ہے۔ رات کی خاموشی میں اللّٰہ سے مناجات کرنا، جب دنیا سو رہی ہو اور صرف انسان اور اس کا ربّ باقی ہوں، وہ خاص وقت ہوتا ہے جب دل کے بوجھ ہلکے ہو جاتے ہیں اور روح تازگی محسوس کرتی ہے۔ یہ لمحات انسان کو یاد دلاتے ہیں کہ حقیقی سکون دنیاوی چیزوں میں نہیں بلکہ اپنے خالق سے تعلق مضبوط کرنے میں ہے۔ قرآن کی تلاوت، ذکرِ الٰہی، یا کسی روحانی مجلس میں بیٹھنا، وہ تجربات ہیں جو دل کو سکون اور ذہن کو روشنی عطا کرتے ہیں۔ یہ عمل انسان کو دنیا کی وقتی مشکلات سے بلند کر کے ابدی حقیقتوں سے روشناس کراتا ہے۔ روحانی اوراق میں وہ لمحے بھی شامل ہیں جب انسان نے زندگی کی گہری معنویت کو محسوس کیا۔ کسی پہاڑ کی چوٹی پر، کسی دریا کے کنارے، یا کسی مسجد کے گوشے میں بیٹھ کر یہ احساس ہوا کہ کائنات کے ہر ذرّے میں ربّ کی نشانیاں موجود ہیں۔ یہ شعور انسان کو اپنی تخلیق کے مقصد اور ربّ کی قدرت کا احساس دلاتا ہے۔ یہ اوراق ہمیں یہ سبق دیتے ہیں کہ روحانی سکون مادی دنیا کی چیزوں سے حاصل نہیں کیا جا سکتا، بلکہ یہ دل کی گہرائیوں سے اللّٰہ کی قربت کے ذریعے حاصل ہوتا ہے۔ یہ وہ خزانہ ہیں جو انسان کو زندگی کی مشکلات میں ثابت قدم رہنے کا حوصلہ دیتے ہیں اور اس کی روح کو روشنی عطا کرتے ہیں۔ روحانی اوراق زندگی کی کتاب کے سب سے مقدس اور خوبصورت حصّے ہیں، جو انسان کو نہ صرف اپنے ربّ کے قریب کرتے ہیں بلکہ اسے اپنی اصل حقیقت سے روشناس بھی کراتے ہیں۔ یہ ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ دنیا کی چکاچوند کے درمیان بھی سکون وہی ہے جو دل اللّٰہ کے ذکر سے حاصل کرتا ہے۔

دوستوں کے ساتھ بیتے لمحے

دوستوں کے ساتھ ہنسی مذاق، بے فکری کے دن، اور مشترکہ خواب زندگی کے ایسے اوراق ہیں جو دل کو ہمیشہ خوشی اور سکون دیتے ہیں۔ یہ لمحات ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ تعلقات زندگی کا سب سے بڑا اثاثہ ہیں۔ دوستوں کے ساتھ گزارے گئے لمحات زندگی کی وہ خوبصورت یادیں ہیں جو ہمیشہ دل میں خوشی اور مسکراہٹ کے احساس کو زندہ رکھتی ہیں۔ یہ وہ اوراق ہیں جو بے فکری کے دنوں، ہنسی مذاق، اور بے لوث محبت سے مزین ہیں، اور زندگی کے کسی بھی موڑ پر انہیں یاد کرنا دل کو سکون اور خوشی فراہم کرتا ہے۔ بچپن کے وہ دن جب چھوٹے چھوٹے کھیل دنیا کے سب سے بڑے مشغلے لگتے تھے، اسکول کے اوقات میں بے وجہ قہقہے، اور چھٹی کے دنوں میں بے فکری سے گھومنا ہی یہ سب دوستوں کے ساتھ گزارے ہوئے لمحے ہیں جو کبھی فراموش نہیں ہو سکتے۔ کالج کے دن، جب زندگی کے خواب مشترکہ ہوتے ہیں اور مستقبل کی منصوبہ بندی کے دوران دوستوں کا ساتھ ہمیشہ تسلی دیتا ہے۔ امتحانات کی تیاری میں رات بھر جاگنا، چائے کے کپ کے ساتھ گپ شپ، اور زندگی کے مسائل پر بے ساختہ گفتگو یہ سب یادیں دل کے نہاں خانے میں ہمیشہ محفوظ رہتی ہیں۔ دوستوں کے ساتھ سفر، جب راستے کی تھکان قہقہوں میں دب جاتی ہے، یا کسی مسئلے کو حل کرنے میں دوستوں کا مشورہ، وہ لمحات ہیں جو تعلقات کی گہرائی کو اجاگر کرتے ہیں۔ دوستوں کا ساتھ اس وقت بھی دل کو حوصلہ دیتا ہے جب زندگی کی مشکلات بڑھ جاتی ہیں، اور ان کا حوصلہ بڑھانے والا ہاتھ ہمیشہ مضبوطی کا احساس دیتا ہے۔ دوستوں کے ساتھ بیتے یہ لمحے ہمیں یہ یاد دلاتے ہیں کہ زندگی کا سب سے بڑا اثاثہ تعلقات ہیں۔ یہ اوراق ہمیں یہ سکھاتے ہیں کہ دوستی کا مطلب صرف خوشیوں میں ساتھ ہونا نہیں بلکہ مشکلات میں بھی ایک دوسرے کا سہارا بننا ہے۔ دوستوں کے ساتھ گزرے لمحے زندگی کی کہانی کے سب سے روشن اوراق ہیں جو انسان کو زندگی کی خوبصورتی اور تعلقات کی اہمیت کا احساس دلاتے ہیں۔ یہ وہ خزانہ ہیں جو وقت گزرنے کے ساتھ اور بھی قیمتی ہو جاتا ہے۔

خاندانی تعلقات کے اوراق

ماں کے ہاتھ کا کھانا، والد کا حوصلہ، بہن بھائیوں کے ساتھ چھوٹی چھوٹی باتوں پر ہنسی، اور مشترکہ خاندانی تقریبات ہی یہ وہ اوراق ہیں جو زندگی کو خوبصورت بناتے ہیں اور ہمیں اپنی جڑوں سے جوڑے رکھتے ہیں۔ خاندانی تعلقات زندگی کے سب سے خوبصورت اور قیمتی اوراق ہیں جو ہمیں اپنی جڑوں سے جوڑے رکھتے ہیں۔ یہ وہ لمحے ہیں جب انسان کو محبت، حمایت اور سکون کا احساس ملتا ہے، اور ان تعلقات کی گرمی انسان کو دنیا کی سردی سے بچاتی ہے۔ ماں کے ہاتھ کا کھانا، جو نہ صرف پیٹ کو بلکہ دل کو بھی سکون پہنچاتا ہے، زندگی کے انمول اوراق میں شامل ہے۔ ماں کی دعائیں، اس کی محبت بھری نگاہیں، اور اس کا ہر ایک عمل، چاہے وہ ہمیں بچپن میں گود میں اُٹھانا ہو یا بڑے ہو کر ہمارے لیے نیک تمناؤں کا اظہار ہی یہ سب یادیں ہماری زندگی کا حصّہ بن کر ہمیشہ ہمیں یاد رہتی ہیں۔ والد کا حوصلہ اور رہنمائی زندگی کی راہوں میں روشنی کی مانند ہیں۔ ان کا ایک اشارہ یا ان کی دعا، ہم پر ایسے اثرات چھوڑتی ہے جو زندگی کی مشکلات کو آسان بنا دیتی ہے۔ والدین کا یہ تاثر ہماری شخصیت کے جواہر ہیں اور ان کی دعاؤں میں وہ طاقت ہوتی ہے جو انسان کو بلند حوصلہ دیتی ہے۔ بہن بھائیوں کے ساتھ چھوٹی چھوٹی باتوں پر ہنسی، لڑائیوں کے بعد دوبارہ ہم آہنگی اور ایک دوسرے کی کامیابیوں میں خوشی ہی یہ سب وہ لمحات ہیں جو خاندانی تعلقات کی مضبوطی کو ظاہر کرتے ہیں۔ بہنوں کا ساتھ، بھائیوں کا تحفّظ، اور ایک دوسرے کا خیال، یہ سب انسان کو اپنے رشتہ داروں کی اہمیت اور اس کے ساتھ تعلقات کی خوبصورتی کا احساس دلاتے ہیں۔ خاندانی تقریبات، چاہے وہ عید کی نماز ہو، شادی کی خوشیاں ہوں، یا کوئی اور چھوٹی سی تقریب، یہ لمحات خاندانی تعلقات کو مضبوط بناتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر خوشیاں منانے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ یہ تقریبات انسان کو اپنے خاندان کے افراد کے قریب لے آتی ہیں اور زندگی میں محبت اور سکون کا احساس پیدا کرتی ہیں۔ خاندانی تعلقات کے یہ اوراق ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ زندگی کی اصل خوشی محبت میں ہے، اور اس محبت کا سرچشمہ ہماری جڑوں، ہمارے خاندان سے ہے۔ یہ اوراق وہ خزانہ ہیں جو وقت کے ساتھ اور بھی قیمتی ہو جاتے ہیں اور انسان کو اپنی اصل حقیقت سے جوڑے رکھتے ہیں۔ یہ سب اوراق زندگی کی کہانی کو مکمل اور بامعنی بناتے ہیں۔ ان پر غور کریں، ان سے سبق لیں، اور انہیں اپنی زندگی کا حصّہ بنائے رکھیں۔ زندگی کے یہ خوبصورت بکھرے اوراق ہمیں سکھاتے ہیں کہ ہر لمحہ، ہر تجربہ، اور ہر رشتہ ایک خزانہ ہے۔ یہ اوراق ہمیں خوشی، غم، محبت، قربانی، اور کامیابی کے مختلف پہلوؤں سے روشناس کراتے ہیں اور ہمیں سکھاتے ہیں کہ زندگی کی خوبصورتی اس کے تنوع میں ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ان اوراق کو سمیٹ کر ایک ایسی کتاب ترتیب دیں جو نہ صرف ہمارے لیے بلکہ دوسروں کے لیے بھی روشنی اور رہنمائی کا ذریعہ بنے۔ زندگی کے ان بکھرے اوراق کو سنبھال کر رکھنا، ان سے سیکھنا، اور ان کی خوبصورتی کا احساس کرنا ہی حقیقی زندگی کی علامت ہے۔

حضرت ملتانی بادشاہؒ پر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی خاص نظرِ عنایت تھی

از: ۔ پروفیسر ابوزاہد شاہ سید وحید اللہ حسینی القادری الملتانی
کامل الحدیث جامعہ نظامیہ M.A., M.Com., Ph.D (Osm)

وطن عزیز ہندوستان میں کفر و شرک کے مستحکم قلعوں کو نیست و نابود کرنے، گمراہی کی تاریکی کو چھانٹنے، حق کے دلنشین پیغام کو پہنچانے، اسلام کے آفاقی پیغام کو عام کرنے، عالمگیر انسانی اقدار کو فروغ دینے، دین اسلام کی دعوت و تبلیغ کو گھر گھر پہونچانے اور اسلام کی نشر و اشاعت کے ذریعہ انسانیت کو راہ راست پر لانے قرونِ وسطی کے صوفیائے کرام اپنے تربیتی کردار اور عظیم اصلاحی کارناموں سے تاریخی کردار ادا کیا ہے یہی وجہ ہے کہ ان بزرگان دین کی سیاسی، سماجی، اقتصاری جدوجہد اوران کے اعلی اخلاق و عمدہ کردار نے یہاں کے باشندوں کے دل موہ لیے جس کے باعث اکثریتی غیر مسلم آبادی کو آٹھ سو سال تک زیرِ نگیں رکھنے میں مسلم حکمراں کامیاب رہے۔ مولانا ابو الاعلی مودودی اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ ''مسلمانوں میں جو جماعت سب سے زیادہ تبلیغ دینِ الٰہی کے ذوق و شوق سے سرگرم سعی رہی ہے وہ صوفیائے کرام کی جماعت ہے۔'' ان خداترس مقربان بارگاہ الٰہی نے تزکیہ نفس کے ذریعہ بندگان خدا کے قلوب واذہان اور جسم و روح کو پاک وصاف کرکے نصرت و خدمت دین کا حقیقی فریضہ موثر طریقہ سے انجام دیا۔ ان اولوالعزم بوریہ نشین بزرگان دین کی اصلاحی خدمات، تبلیغی مساعی اور مجاہدانہ کردار کا تذکرہ کیے بغیر اصلاح امت اور دعوتی و تبلیغی کاوشوں کی تاریخ نامکمل رہے گی۔ ان صوفیائے کرام نے پوری انسانیت کو بتایا کہ انسانیت کی معراج مادی ترقی حاصل کرنے میں نہیں بلکہ خدائے بزرگ و برتر تک رسائی حاصل کرنے میں ہے جس کے لیے اللہ تعالی نے انبیاء و مرسلین کے نورانی قافلہ کو مبعوث فرمایا اور آسمانی کتب نازل فرمائی۔ منزلت و شہرت، خودنمائی یا عہدہ حاصل کرنے کے لیے ان مبارک ہستیوں نے نہ کبھی حدود الٰہیہ سے تجاوز کیا اور نہ اپنے ماننے والوں کو ایسا کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ صوفیائے کرام کا یہ طرہ امتیاز رہا ہے کہ وہ محض اللہ کی رضا و خوشنودی کے لیے بلاتفریق مذہب وملت اور شاہ و گدا ہر انسان سے رشتہ استوار کرنے کو بڑی اہمیت دیتے تھے تاکہ وہ رشد و ہدایت کی شاہراہ پر گامزن ہوکر دنیا و آخرت میں کامیاب و کامران ہوجائے۔ انہی پاکباز شخصیات اور تاریخ تصوف کی برگزیدہ ترین ہستیوں میں ایک نام شریعت کے جامع، طریقت کے امام، علوم و معارف و علم لدنی سے بہرہ ور عظیم علمی و روحانی شخصیت اور قادری سلسلہ کے مشہور بزرگ قطب الاقطاب شمس العشاق شمس الملۃ والدین ابوالفتح شاہ شمس الدین مخدوم محمد ملتانی قادری بدری المعروف ملتانی بادشاہ قدس سرہ العزیز (۸۶۲ھ۔۹۳۵ھ) کا ہے جن کے علم و فضل، حکمت و تدبر، تعلیم و تربیت، خلوص و محبت، مرحمت و شفقت، ایثار و قربانی، ذکر و اذکار، زہد و ورع، اور فیوض و برکات سے دکن کا علاقہ علمی، فکری، اعتقادی، سیاسی فتنوں سے پاک اور دین اسلام کی نورانی کرنوں سے منور ہوا جس کے باعث دکن میں تہذیب اسلام کی جڑیں مضبوط ہوئیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج بھی آپ کی بارگاہ میں مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلمین کی خاصی تعداد اپنی عقیدتوں کا نذرانہ پیش کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ آپ کے آباء و اجداد کا تعلق شہر ملتان سے ہے۔ آپ شیخ فتح اللہؒ کے نبیرہ اور شیخ ابراہیمؒ کے فرزند ارجمند ہیں۔ تبحر علمی کے باعث آپ کے والد گرامی کے شاہان وقت معترف تھے چنانچہ روایت میں آتا ہے کہ آپ نے چودہ علوم پر مشتمل ایک کیٹالاگ بنام معرفت العلوم تحریر فرمایا اور بیدر کی جامع مسجد میں جمعہ کے روز سلطان علاء الدین احمد شاہ دوم سے ملاقات کرتے ہوئے اسے اپنی کتاب پیش کی جس پر سلطان نے شیخ ابراہیمؒ سے خطبہ تحریر کرنے کی درخواست کی۔ شیخ ابراہیمؒ نے اسی وقت بزبان عربی خطبہ تحریر کر کے سلطان کو پیش کر دیا۔ سلطان آپ کی علمی جلالت سے بے حد متاثر ہوا اور نہ صرف آپ کو بیدر کا قاضی القضاۃ مقرر کیا بلکہ مملکت میں مجلس نائبین (اس کے دیگر ممبران میں خواجہ جہاں ترکی اور ملک التجار محمود گاواں شامل تھے) کی صدر مخدومہ جہاں نرگس بیگم نے شہزادہ نظام شاہ اور شہزادہ محمد شاہ کا آپ کو اتالیق مقرر کیا۔ شیخ ابراہیمؒ کو دو فرزندان تھے (1) شیخ احمد اور (2) شیخ محمد شمس الدین ملتانیؒ۔ آخر الذکر فرزند نے میدان تصوف میں اہم مقام حاصل کیا۔ حضرت ملتانی بادشاہؒ قدس سرہ العزیز پر بانی سلسلہ قادریہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی خصوصی نظرِ عنایت تھی جس کے باعث آپ شریعت و طریقت، معرفت و حقیقت کے نابغہ روزگار ہستی بن گئے چنانچہ روایت میں آتا ہے جب آپ نوجوان تھے تو اس وقت آپ شفقت پدری سے محروم ہوگئے اس وقت شیخ بہاء الدین انصاری قادری دولت آبادیؒ کے مرید و خلیفہ شیخ المشائخ حسن قادریؒ بنگالی اپنے قدوم میمنت لزوم سے بیدر کی سرزمین کو سرفراز کیا اور حضرت شمس الدین ملتانیؒ سے ملاقات کی تو آپ سے کہا کہ بیدر میں میری آمد شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی حکم منامی اور ہدایت باطنی سے ہوئی ہے تاکہ میں آپ کو قادری مسلک کے مطابق تعلیم و تربیت کر کے سلسلہ قادریہ میں شامل کروں۔ شیخ حسن قادریؒ کی واپسی کے بعد شیخ عبدالقادری جیلانیؒ کی روحانی رہنمائی میں آپ نے سلوک کے مراحل طے کیے۔ تعلیم و تربیت کی تکمیل کے بعد شیخ بہاء الدین انصاری قادری دولت آبادیؒ نے آپ کو خرقہ خلافت سے سرفراز فرما کر اپنا خلیفہ مقرر کیا اور متلاشیان حق و ارادت مندوں کو داخل سلسلہ کرنے کی اجازت بھی مرحمت فرمائی۔ آپؒ نے چار فرزندوں کے علاوہ مختلف شعبہ ہائے حیات سے تعلق رکھنے والی سینکڑوں ہستیوں کو سلسلہ قادریہ میں شامل فرمایا۔ حضرت ملتانی بادشاہؒ کا شجرہ طریقت و خلافت اس طرح ہے: ابوالفتح شاہ شمس الدین مخدوم محمد ملتانیؒ، شیخ بہاء الدین انصاریؒ، سید احمد جیلیؒ، سید حسن قادریؒ، سید موسیٰ قادریؒ، سید علی قادریؒ، سید محمد بغدادی قادریؒ، سید حسن بغدادی قادریؒ، سید محمد صنو احمد قادریؒ، سید ابونصر محی الدین قادریؒ، سید عماد الدین ابی صالح نصر قادریؒ، سید تاج الدین عبدالرزاق قادریؒ، غوث الثقلین قطب الدارین حضرت محبوب سبحانی میراں سید محی الدین شیخ عبدالقادر حسنی الحسینی الجعفری الجیلانیؒ۔ آپ شاہی تحفے اپنی ذات یا اپنے افراد خاندان کے لیے قبول کرنے سے حد درجہ پرہیز کیا کرتے تھے جو دراصل 'قُل لَّآ أَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَیۡهِ أَجۡرًا' کی عملی تفسیر تھی۔ آپ اپنے اہل و عیال کا فاقہ برداشت کرتے تھے لیکن شاہی تحائف کو استعمال کرنے کو کبھی پسند نہیں فرمایا۔ جب بھی آپ کی خانقاہ میں شاہی تحفے آتے آپؒ انہیں غرباء و مساکین، فقراء و ضرورت مندوں میں فوراً تقسیم فرمایا دیا کرتے تھے۔ حضرت ملتانی بادشاہؒ اپنے مریدین، معتقدین و متوسلین کو بھی شاہی تحائف قبول نہ کرنے کا حکم فرمایا کرتے تھے۔ آج جو خانقاہی نظام تباہ و برباد ہو رہا ہے اس کی ایک اہم وجہ نذرانوں کا قبول کرنا بھی ہے بلکہ یہ کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا کہ آج خانقاہوں کی اکثریت نذرانوں کی نذر ہو چکی ہیں یہی وجہ ہے کہ جو خانقاہیں کبھی سخت ریاضت و مجاہدات کے نور سے منور ہوا کرتی تھی آج خرافات کا مرکز بن گئی ہیں۔ حضرت ملتانی بادشاہؒ کبھی پوری توانائی کے ساتھ مسند تدریس پر جلوہ فگن ہوکر ظاہری علوم کو وقار بخشتا تو کبھی مسند فقر و درویشی پر متمکن ہوکر باطنی علوم کی اہمیت و افادیت کو ظاہر فرمایا۔ آج ہم بے شمار ممتاز صلاحیتوں، ذہنی امتیازات اور مہارتوں کے حامل ہونے کے باوجود خلوص و محبت اور ایثار و قربانی کا جذبہ مفقود ہونے کی وجہ سے ہماری کوئی تحریک کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو پا رہی ہے۔ آج پورا عالم اسلام آزمائشی دور سے گزر رہا ہے اس پرفتن دور میں انسانی معاشرہ کو صراط مستقیم پر گامزن کرنے اور دنیا کے سامنے جھکنے کے بجائے مخلوق خداوندی کے دلوں کو مسخر و فتح کرنے اور ان کے قلوب میں اسلام کے اثرات کو راسخ کرنے میں حضرت ملتانی باشاہؒ کا کردار بالعموم مسلمانوں کے لیے اور بالخصوص وابستگانِ سلسلہ عالیہ قادریہ ملتانیہ کے لیے مشعل راہ ہے جو انسانیت کو اخلاقی پستی سے نکال کر اعلی علیین کے مرتبہ پر فائز کرنے میں انتہائی مدد و معاون ہے۔ فیروز شاہ بہمنی نے روحانی خلا کو پر کرنے اور اپنی رعایا کی فکری و روحانی اصلاح و تربیت کے لیے حضرت سید محمد الحسینی گیسودرازؒ سے بیدر آنے اور یہاں پر قیام پذیر ہونے کی درخواست کی جس کو آپ نے شرف قبولیت بخشی اور دہلی سے گلبرگہ تشریف لائے۔ بعض ظاہری علوم میں مہارت رکھنے والے علماء نے حضرت گیسودرازؒ کی تصنیف اسمار الاسرار کے بعض مضامین پر شکوک و شبہات کا اظہار کیا حضرت ملتانی بادشاہؒ نے ان شکوک و شبہات کے ازالے کے لیے اسمار الاسرار پر تفصیلی نوٹ تحریر فرمایا اور ثابت کیا کہ اسمار الاسرار کی ہر سطر شریعت مطہرہ کے عین مطابق ہے۔ ولی کامل حضرت ملتانی بادشاہ قدس سرہ العزیز کیم شوال ۹۳۵ ہجری کو واصل بحق ہوئے۔ اسی مناسبت سے ہر سال عید الفطر کے دن آپ کا عرس شریف منایا جاتا ہے جس میں بلالحاظ مذہب وملت لوگ شرکت کرتے ہیں اور مستفید و مستفیض ہوتے ہیں۔ بعداز وصال آپؒ کے بڑے فرزند شیخ ابراہیم مخدوم جی قادریؒ آپ کے روحانی جانشین ہوئے۔ آخر میں اللہ تعالی سے دعا ہے کہ بطفیل نعلین پاک مصطفی اس ماہِ مبارک میں تمام مسلمانوں کو اپنی رحمت، مغفرت سے سرفراز فرمائے اور دوزخ سے نجات عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین طہٰ ویسین۔

خواتین پر جنسی مظالم میں اضافی اور عدلیہ کا کردار؟

ازقلم: ڈاکٹر سلیم خان

کمبھ کرن کی نیند سونے والے سپریم کورٹ کو ایک گیارہ سالہ بچی کی چیخ نے جگا دیا۔ جسٹس بھوشن رام کرشن گوائی اور جسٹس آگسٹین جارج مسیح کی بنچ نے کہا کہ وہ عام طور پر ہائی کورٹ کے کسی جج پر تبصرہ نہیں کرتے، لیکن اس معاملے میں انہیں بڑی تکلیف سے کہنا پڑتا ہے کہ الہ آباد ہائی کورٹ کے جج رام منوہر نارائن مشرا کا رویہ نہایت غیر حساس تھا۔ یوگی کے رام راج برہمن جج نے چہرے سے شرافت کی نقاب ہٹا کر پھینکی تو کالا منہ سامنے آگیا اور سالیسٹر جنرل تشار مہتا کو کہنا پڑا کہ کچھ فیصلوں پر روک لگانا ضروری ہوتا ہے۔ سپریم کورٹ کے مطابق اس فیصلے کے پیراگراف 24، 21 اور 26 میں لکھی گئی باتوں سے بہت غلط پیغام گیا ہے اس لیے مشراجی کو مستقبل میں حساس مقدمات سے روک دیا گیا حالانکہ انصاف کا تقاضہ تو یہ تھا کہ انہیں قانون دھجیاں اڑانے کے عوض جیل بھیج دیا جاتا۔ عدالتِ عظمیٰ کے مطابق قانون کے نظریے سے غلط اور غیر انسانی فیصلہ اچانک نہیں آیا بلکہ 4 ماہ محفوظ رکھنے کے بعد اسے سنایا گیا۔ اس فیصلے پر روک لگانے کے بعد مودی اور یوگی سرکاروں کو بھی نوٹس جاری کیا گیا ہے۔ اس مقدمہ کی تفصیل دیکھنے کے بعد عوام کا آئی سی یو میں داخل عدلیہ کی نبض ٹٹولنا واجبی امر ہو جاتا ہے۔ یوگی بابا کے صوبے کی سب سے بڑی عدالت کے جسٹس رام منوہر نارائن مشرا کی بنچ نے اپنے فیصلے میں کہا تھا کہ ملزمان پون اور آکاش کے خلاف لگائے گئے الزامات میں کیس کے حقائق عصمت دری کی کوشش کے جرم کو ثابت نہیں کرتے۔ عدالت کے مطابق عصمت دری کی کوشش کا الزام ثابت کرنے کے لیے استغاثہ کو یہ ثابت کرنا ہوتا ہے کہ ملزم کی کارروائی تیاری کے مرحلے سے آگے بڑھ چکی تھی، جو کہ اس کیس میں واضح نہیں ہوتی۔ اس لیے یہ حرکت 'بڑھتی ہوئی جنسی زیادتی' کے ابتدائی جرائم کے تحت آتی ہیں۔ ایک غریب کی بیٹی کے بجائے یہ زیادتی اگر مشراجی کے خاندان بلکہ برادری کی کسی لڑکی کے ساتھ ہوتی تو وہ اتنے بے حس نہیں ہوتے۔ ججوں کے گھر پر بوریوں بھرے روپیوں کا راز اس فیصلے میں چھپا ہے۔ ملک کے اندر خواتین پر بڑھتے ہوئے مظالم کا سبب یہ فیصلہ بیان کرتا ہے۔ الہ آباد ہائی کورٹ کے جسٹس رام منوہر نارائن مشرا کے مطابق کسی بچی کی شرم گاہ کو چھونا، اس کے ازار بند کو توڑنا اور اسے پُل کے نیچے کھینچنے کی کوشش کرنا عصمت دری یا عصمت دری کی کوشش کے زمرے میں نہیں آتا۔ ان کے مطابق ملزم پون اور آکاش پر لگائے گئے الزامات اور معاملے کے حقائق سے عصمت دری کی کوشش کا کیس ہی نہیں بنتا۔ عدالت نے کہا کہ ''عصمت دری کی کوشش کا الزام لگانے کے لیے استغاثہ کو یہ ثابت کرنا چاہیے کہ یہ تیاری کے مرحلے سے آگے نکل گیا تھا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ تیاری اور جرم کرنے کی کوشش کے بیچ فرق کیسے کیا جائے؟ تو مشراجی کے مطابق بنیادی طور پر نیت اور ارادے کی پختگی کا فرق ہے۔ جسٹس مشرا نے

کس آلہ سے ملزمین کے دل کے اندر جا کر ان کی نیت اور ارادے کا پتہ لگایا یہ تو وہی بتا سکتے ہیں۔ بقول مولانا حسرت موہانی

نگاہ یار جسے آشنائے راز کرے وہ اپنی خوبیٔ قسمت پہ کیوں نہ ناز کرے
خرد کا نام جنوں پڑ گیا جنوں کا خرد جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

پون اور آکاش جیسے درندوں کے مظالم کا شکار بچی راہگیروں کی مداخلت کی وجہ سے بچ گئی۔ اس نے اپنی ماں کے ساتھ شور مچایا تو وہ خونخوار وحشی متاثرہ کو چھوڑ کر فرار ہوگئے۔ ٹرائل کورٹ نے اسے عصمت دری کی کوشش یا پوکسوا ایکٹ کے تحت جنسی حملے کی کوشش بتا کر دفعہ 376 آئی پی سی اور دفعہ 18 پوکسو ایکٹ کے تحت احکامات جاری کیے۔ ملزمان نے اس فیصلے کو ہائی کورٹ میں چیلنج کرتے ہوئے کہا کہ شکایت کے مطابق بھی دفعہ 376 کے تحت جرم ثابت نہیں ہوتا بلکہ یہ کیس دفعہ 354 یا 354-B آئی پی سی اور پوکسوا ایکٹ کی متعلقہ دفعات تک محدود ہے۔ عدالت عالیہ نے الزامات اور شواہد کا جائزہ لینے کے بعد کہا کہ ریکارڈ میں متاثرہ پر عصمت دری کے ارادے کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر برا ارادہ نہیں تھا تو کیا ان بدمعاشوں نے ٹک ٹاک ویڈیو بنانے کے لیے ایسی غلیظ حرکت کی تھی؟ عدالت نے کہا کہ شکایت یا گواہوں کے بیانات میں چونکہ ملزم آکاش کے پاجامے کی ڈوری توڑنے کے بعد خود کو یا متاثرہ کو مکمل طور پر برہنہ کرنے کی کوشش کی بات نہیں ہے اس لیے ان کا جرم کم ہو جاتا ہے۔ کیا عدالت نہیں جانتی کہ پاجامے کی ڈوری کیوں توڑی جاتی ہے؟ اور اگر شور شرابے پر راہگیر مداخلت نہ کرتے تو بعید نہیں کہ اس لڑکی کی عزت لوٹ کر اسے قتل کر دیا جاتا۔ اس کے بعد عدالت کو فیصلہ کی زحمت ہی نہیں کرنی پڑتی۔ سوال یہ کہ کیا ارادۂ قتل اور وارداتِ قتل میں کوئی فرق نہیں ہے؟ اپنی آنکھوں پر دولت یا عصبیت کی پٹی باندھنے والی عدالت کو ملزم آکاش کے جنسی حملے کی کوشش کا کوئی ثبوت ہی نہیں ملا۔ اس لیے عصمت دری کی کوشش کا مقدمہ نہیں بنا۔ عدالت نے ملزمان کے خلاف دفعہ 354-B آئی پی سی (عورت کو برہنہ کرنے کے ارادے سے حملہ) اور پوکسو ایکٹ کی دفعہ 9 ایم جو 12 سال سے کم عمر بچے پر جنسی حملے کے تحت مقدمہ چلانے کا حکم دے کر پہلے ہی مرحلے میں مقدمہ اس قدر کمزور کر دیا ہے کہ آگے چل کر بری ہونے کی راہ ہموار ہو چکی ہے۔ عدلیہ اگر سفاک درندوں کو قرار واقعی سزا دینے کے بجائے تحفظ کرنے پر تُل جائے تو اس کے نتیجے میں وہی ہوتا ہے جو اس ماہ اتر پردیش کے پریاگ راج (سابقہ الہ آباد) میں ہوا۔ وہاں دو دن سے لاپتہ 21 سالہ طالبہ کی لاش ایک گاؤں میں درخت سے لٹکی ہوئی ملی مگر اس کی دونوں آنکھیں نکال لی گئی تھیں۔ مقتولہ بی اے فرسٹ ایئر میں پڑھتی تھی۔ وہ 16 مارچ کی صبح سے غائب تھی۔ تلاش بسیار کے بعد اس کے گھر والوں نے 17 مارچ کو مقامی پولیس تھانے میں گمشدگی کی رپورٹ درج کرائی۔ 18 مارچ کو اس کی لاش اسی کے دوپٹے سے ایک درخت سے لٹکی ہوئی پائی گئی۔ لاش برآمد ہونے کے بعد گھر والوں نے گاؤں کے ایک نوجوان پر عصمت دری اور قتل کا الزام لگا دیا۔ پولیس پوسٹ مارٹم رپورٹ کے بعد مزید کارروائی کرنے کی بات کر رہی ہے لیکن عدالت اگر جج صاحب کے گھر میں پڑی بوریوں کا پیٹ بھرنے کے لیے سارے شواہد سے آنکھیں موند کر ملزمین کو رہا کر دے تو کوئی کیا کر سکتا ہے؟ یوگی ادیتیہ ناتھ سینہ ٹھونک کر اتر پردیش کو جرائم سے پاک کرنے کا دعویٰ تو کرتے ہیں لیکن خود ان کی مرکزی سرکار جب این سی آر بی کی رپورٹ جاری کرتی ہے تو ان کے بڑبولے پن کی قلعی کھل جاتی ہے۔ خواتین پر مظالم کا معاملہ ساری ڈبل انجن سرکاروں کو اپنے احاطے میں لیے ہوئے ہے۔ منی پور میں حالات خراب ہوئے تو خواتین اس کا سب سے زیادہ شکار ہوئیں۔ مرکزی و ریاستی سرکاروں نے اس کے تئیں بدترین بے حسی کا مظاہرہ کیا تو بحالتِ مجبوری سپریم کورٹ کو صورتحال کا جائزہ لینے کے لیے اپنی پانچ ججوں کی ٹیم روانہ کرنی پڑی ہے۔ فی الحال چونکہ وہاں صدر راج نافذ ہے اس لیے یہ فیصلہ مرکزی حکومت کے گال پر زوردار طمانچہ ہے۔ مہاراشٹر کے اندر دن دہاڑے پونے جیسے ریاست کی ثقافتی راجدھانی میں بس کے اندر ایک کنڈکٹر عصمت دری کا ارتکاب کرتا ہے۔ سابق ریاستی وزیر ایکناتھ کھڑکی بہو اور مرکزی وزیر رکشا کھڑسے کو اپنی بیٹی کے ساتھ چھیڑ خوانی کی شکایت کرنے کے لیے پولیس تھانے میں شکایت درج کروانا پڑتا ہے۔ سوچنے والی بات ہے کہ اگر نہایت طاقتور سیاسی خاندان کی خواتین غیر محفوظ ہیں تو عام لوگوں کا کیا حال ہوگا؟ ناگپور میں چار سال قبل بامبے ہائی کورٹ کی بنچ نے ایک بچی کو جنسی ہراساں کیے جانے کے لیے پاکسو اور آئی پی سی کے تحت قصوروار ٹھہرائے گئے ملزم کو پاکسو سے بری کرتے ہوئے کہا کہ اسکن ٹو اسکن کانٹیکٹ کے بنا کسی واردات کو جنسی حملہ نہیں مانا جائے گا۔ بامبے ہائی کورٹ کی ایک خاتون جج جسٹس پشپا وی گنیڈیوالا نے ملزم ستیش بندھو رگڑے کے خلاف نچلی عدالت کی سزا کو منسوخ کر کے بری کر دیا تھا۔ موصوفہ نے کہا تھا کہ یہاں کوئی براہ راست جسمانی رابطہ یعنی کسی جنسی ارادے سے کوئی اسکن ٹو اسکن کانٹیکٹ نہیں ہوا ہے۔ ان کے مطابق چونکہ استغاثہ متاثرہ کا اوپری کپڑا ہٹا کر چھاتی کو دبانے یا کپڑوں کے اندر ہاتھ ڈال کر چھاتی دبانے ثبوت نہیں پیش کر سکا اس لیے اسے 'جنسی ہراسانی' نہیں کہا جا سکتا۔ وہاں بھی عدالت نے بچی کے ذریعہ سلوار نکالنے کی کوشش کے الزام کو نظرانداز کر دیا تھا۔ عصمت دری جیسے سنگین جرائم میں اس طرح نرمی برتی جائے گی تو خواتین پر ہونے والے مظالم میں کیسے کمی آئے گی؟ ویسے سپریم کورٹ حالیہ مداخلت قابلِ تعریف ہے اور امید ہے کہ اس سے عدالتِ عالیہ آگے احتیاط برتتے ہوئے حساسیت و ہمدردی کا ثبوت دیں گی۔

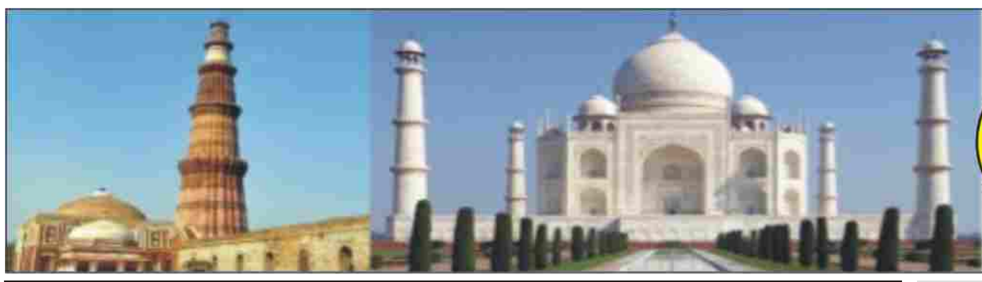

روزنامہ ورق تازہ
3
ریاستی۔قومی
दैनिक वरक-ए-ताजा
28 March. 2025

تلاش شب قدر کے ضمن میں الانصار فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام جلسہ حسن قرأت

مولانا قاضی اسد ثنائی کا خصوصی خطاب، حلقۂ ذکر اور نماز تہجد

حیدرآباد 28/ مارچ (راست) الانصار فاؤنڈیشن حیدرآباد کے زیر اہتمام آخری طاق رات ہفتہ 29/ مارچ کو تلاش شب قدر کے ضمن میں اور محب زماں انصار العلماء عمدۃ القراء حضرت علامہ قاضی محمد انصار علی قریشی جاوید نقشبندی قادری مجددی علیہ الرحمہ سابق استاذ جامعہ نظامیہ و جامعہ باقیات صالحات ویلور کی یاد میں بعد نماز تراویح 30-10 بجے شب جامع مسجد محبوبیہ ریاست نگر مارکیٹ میں جلسہ حسن قرأت کا انعقاد عمل میں آئے گا جانشین حضرت عمدۃ القراء علیہ الرحمہ حضرت مولانا قاضی ابوالليث شاہ محمد غضنفر علی قریشی اسد ثنائی صدر نشین الانصار فاؤنڈیشن و خطیب جامع مسجد محبوبیہ نگرانی فرمائیں گے مدعو قرا اکرام جناب قاری غلام احمد نیازی، قاری انیس احمد قادری، حافظ و قاری محمد نور نقشبندی، قاری اسد اللہ شریف اور حافظ و قاری ملک محمد اسماعیل اپنے منفرد انداز میں تلاوت قرآن پاک کا شرف حاصل کریں گے جناب سید عمران مصطفی حسینی چیرمین سما نشید کی نعت ہوگی تعلیم دین اور اصلاح احوال کے مرکزی موضوع پر مولانا قاضی اسد ثنائی کا خصوصی خطاب ہوگا بعد ازاں حلقہ ذکر جہری بر پا ہوگا اور امن عالم، غزہ اور فلسطین کے مسلمانوں کے لئے خصوصی دعا ہو گی پھر نماز تہجد میں حافظ و قاری محمد افروز قرآن پاک کی تکمیل کریں گے بعد ازاں الانصار فاؤنڈیشن کی جانب سے شرکا شب بیداری اور معتکفین کے لئے سحری کا نظم رہے گا عہدہ داران فاؤنڈیشن اور ذمہ داران جامع مسجد محبوبیہ ریاست نگر نے عامۃ المسلمین سے کثیر تعداد میں شرکت واستفادہ کی گزارش کی ہے۔

پانی بل کے بقایا داران کے کنکشن منقطع

بل ادا نہ کرنے والوں کی سپلائی اپریل میں بند ہوگی

تھانے:28/مارچ (آفتاب شیخ) پانی کے بلوں کی عدم ادائیگی پر سخت کارروائی کرتے ہوئے محکمہ واٹر سپلائی نے بدھ کے روز 129 صارفین کے پانی کے کنکشن منقطع کردیے، جبکہ گزشتہ ایک سال میں مجموعی طور پر 790,12 کنکشن منقطع کیے جا چکے ہیں۔ بدھ کے دن بھر کی کارروائی میں دو کروڑ روپے سے زائد کی وصولی کی گئی۔ میونسپل کمشنر سور بھ راؤ کی ہدایت پر محکمہ واٹر سپلائی نے بقایا داران کے خلاف مہم تیز کردی ہے۔ بڑے رہائشی کمپلیکس، کمرشل عمارتوں اور ٹاورز کے خلاف کارروائیاں کی جارہی ہیں۔ اس سال اب تک 402,13 صارفین کو نوٹس جاری کیے جا چکے ہیں، جبکہ 361,2 موٹر پمپ ضبط اور 676 پمپ روم سیل کیے جا چکے ہیں۔ محکمہ واٹر سپلائی نے رواں مالی سال میں 225 کروڑ روپے کی مجموعی واجب الادا رقم میں سے 136 کروڑ روپے وصول کر لیے ہیں، جو پچھلے سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 13 کروڑ روپے زیادہ ہیں۔ بقایا داران کے لیے انتباہ جاری کرتے ہوئے حکام نے واضح کیا ہے کہ جو صارفین مارچ کے آخر تک اپنے پانی کے بل ادا نہیں کریں گے، ان کی سپلائی اپریل کے پہلے ہفتے میں بند کردی جائے گی۔ مزید برآں، بقایا جات پر لاگو جرمانے، سود اور انتظامی چارجز میں 100 فیصد رعایت فراہم کرنے والی ”ابھے یوجنا“ کی اسکیم 31 مارچ 2025 کو ختم ہو جائے گی، اور اگلے مالی سال میں اس طرح کی کوئی اسکیم دستیاب نہیں ہوگی۔

جمعۃ الوداع اہل ایمان کے لئے جذبہ تشکر کا موقع ہے: مولانا محمد جمال الدین رشادی

بنگلور: 28۔ مارچ 2025ء نماز جمعہ سے قبل ممتاز عالم دین حضرت مولانا محمد جمال الدین صاحب صدیقی رشادی مہتمم مدرسہ عربیہ تعلیم الدین گنگا نگر بنگلور 32 نے الوداع ماہ رمضان المبارک کے موضوع پر خطبہ جمعہ میں بصیرت افروز خطاب کرتے ہوئے فرمایا اللہ رب العزت کا فضل و کرم، انعام اور احسان رمضان المبارک کا رحمتوں، برکتوں، نعمتوں، نوازشوں اور مغفرتوں والا مہینہ عطا فرمایا اس کی رحمتوں، برکتوں والے یہ دن اور رات یہ ساعتیں اور لمحات، رحمت خداوندی بندگان مومن اہل ایمان بندوں پر بارش سے بھی تیز برس رہی ہے، ہر آن ہر لمحہ رحمتوں کا نزول ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی رحمت و عنایت اور شان کریمی دیکھیئے بندوں کی مغفرت کے فیصلے ہوتے ہیں، جہنم کے قیدی آزاد کیے جاتے ہیں، جہنم سے نجات اور خلاصی کا پروانہ مسلمانوں کو عطا کیا جاتا ہے، دیکھتے ہی دیکھتے رمضان المبارک اب ہم سے رخصت ہو رہا ہے اور آج جمعۃ الوداع رمضان المبارک کا آخری جمعہ ہے مطلب یہ ہے اب رمضان المبارک ختم ہونے والا ہے، اب یہ مبارک اور مقدس مہینہ امت مسلمہ سے رخصت ہونے والا ہے جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اگر میری امت کو رمضان المبارک کی رحمتوں برکتوں عظمتوں خصوصیتوں کا اندازہ معلوم ہو جاتا تو اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا کرتی رب العالمین پورا سال بھر رمضان ہی رمضان رہے اور کوئی دوسرا مہینہ نہ آئے، مولانا نے دوران خطاب فرمایا یہ موقع اہل ایمان، مومن اور مسلمان کیلئے محرومی یا پھر مایوسی کا ہر گز نہیں ہے بلکہ یہ موقع ہر بندہ مومن کیلئے جذبہ شکر کا ہے، اللہ تعالیٰ نے ہمیں رمضان المبارک عطا کیا اس ماہ میں روزے رکھنے، نماز تراویح پڑھنے، کثرت سے تلاوت قرآن مجید کرنے، مال کی زکوۃ و صدقات ادا کرنے، سچی توبہ استغفار کرنے، عاجزی اور انکساری کیساتھ دعائیں مانگنے، شب قدر کی تلاش اور جستجو میں آخری عشرہ میں خوب محنت و جدوجہد کرنے، اپنے خالق اور مالک کو منانے رب کی رضامندی و خوشنودی حاصل کرنے اور دیگر اعمال خیر کرنے کی ہمیں اور امت مسلمہ کو توفیق عطا فرمایا، ہم اپنے خالق اور مالک سے پر امید رہیں وہ ہماری ان عبادتوں، محنتوں اور جدوجہد کو ناقص اور ضائع نہیں کرے گا وہ ضرور بالضرور اپنی رحمتوں برکتوں نوازشوں نعمتوں سے ہمیں نوازے گا، مولانا نے دوران خطاب فرمایا رمضان المبارک میں ہماری روحانی اور ایمانی جو تربیت اور اصلاح ہوئی ہے، روزوں کے ذریعہ، ہمیں جو تقوی حاصل ہوا ہے، ہمارا دل نور ایمان سے منور اور روشن ہو گیا ہے اور ہماری زندگیوں میں اعمال خیر زندہ ہو گیے ہیں اور ہم ہر دم اعمال خیر کی طرف متوجہ ہیں، جمعۃ الوداع کے اس عظیم پر کیف و پر بہار موقع پر ہم مسلمانوں کی یہ ذمہ داری ہے احکامات خداوندی اور شریعت محمدیؐ پر صد فیصد عمل کرنے کا سچے دل سے عزم کریں، اللہ کے حضور اس بات کا عہد کریں کہ اب ہمارا جینا اور مرنا سب اللہ کیلئے ہوگا، ہم خواہشات و نفس کی پیروی سے بچ کر اللہ اور رسولؐ کی اطاعت و اتباع والی زندگی گزاریں گے، ہاں ہمیں یہ یاد رکھنا ہے اپنے قول و عمل سے اس بات کی شہادت دیں، ہم ایک اللہ تبارک و تعالیٰ اور ایک رسول حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک کتاب قرآن مجید اور ایک دین اسلام کے ماننے والے ہیں، یہی وجہ ہے ہم میں آپس میں ہمدردی و غم خواری، اخوت و محبت کے جذبات اعلیٰ درجے میں پائے جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ جس طرح ہمیں اپنے فضل و کرم سے رمضان المبارک عطا فرمایا ہے ہمیں رمضان المبارک کی خیر و برکت بھی عطا فرمائے، امت مسلمہ کے حق میں عظمت و سربلندی خیر و عافیت امن و سلامتی فلاح و کامرانی کا فیصلہ فرمائے، دونوں جہاں کی سعادتوں سے سرفراز فرمائے۔

جس طرح روزے میں عبادات کا ذوق بیدار ہے ویسے ہی رکھیں ہمیشہ برقرار: صابر القادری

دربھنگہ: 28/مارچ (پریس ریلیز) مغفرت کی دعا مانگتے ہیں سبھی۔ عام دستور ہے لیلۃ القدر میں۔ گذشتہ شب یعنی لیلۃ القدر کے پر بہار موقع پر ختم قرآن پاک (بشکل تراویح) کا اہتمام نورانی جامع مسجد ادھلوآم، علی نگر دربھنگہ بہار میں کیا گیا۔ رمضان المبارک کا چاند نظر آتے ہی عشق و ایمان سے لبریز ہر مومن تراویح و روزہ رکھنا شروع کردیا۔ یہ وہ ماہ صیام ہے جس کی عظمت و بزرگی کا حال یہ ہے کہ نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستر گنا بڑھا دیا گیا ہے اسی ماہ مبارک کی مقدس شب یعنی شب قدر میں قرآن کریم کا نزول ہوا۔ مذکورہ خیالات کا اظہار حضرت مولانا محمد صابر القادری صاحب ایم اے کمہراروی نے کیا۔ مولانا قادری نے مسلمانوں سے مزید کہا کہ باقی بچے ہوئے روزے اور عبادات کو ضائع نہ کریں جس طرح تراویح میں لوگوں کی تعداد اچھی دیکھی گئی ویسی ہی ہمیشہ رہنی چاہیے۔ حافظ محمد انوار الحق صاحب اور مولانا محمد صابر القادری صاحبان کی شال اور پھولوں کی ہار سے گل پوشی کی گئ، موقع پر حافظ محمد جاوید، عبدالغفور، محمد نعیم عالم، الطاف عالم، محمد خورشید عالم، محمد شمشاد عالم، غلام ربانی، محمد نظام الدین، گلزار بھائ محمد نیاز، محمد مفید عالم، محمد صدر عالم، محمد محفوظ عالم وغیرہ موجود تھے اخیر میں فاتحہ خوانی پر پروگرام کا اختتام ہوا۔

ممبئ دُوردرشن سہیادری چینل پر

بضمن عیدِ ملن کامیاب مشاعرہ

ممبئ: 28/مارچ (راست) مہاراشٹر کے ممبئ دُوردرشن سہیادری چینل پر بضمن عیدِ ملن عظیم الشان مشاعرہ کا انعقاد کیا گیا جس میں ممبئ کے علاوہ علاقئہ مراٹھواڑہ کے جن شعراء حضرات نے شرکت کی اُن کے اسماء گرامی اِس طرح ہیں صدر مشاعرہ شیخ معین الدّین فکرؔ پرتاپ گڑھی حال مقیم (ممبئ) شفیع احمد شفیعؔ (پربھنی) ڈاکٹر یُوسف صابرؔ (اورنگ آباد) زینت احسان قریشی (ممبئ) طاہر حُسین طاہرؔ (ناندیڑ) سیّد کریم اللہ حُسینی نیّرؔ (پربھنی) غلام ثاقبؔ (بیڑ) نے اپنا مرصّع کلام پیش کیا نظامت کے فرائض ماہرِ علمِ عَروض شفیع احمد شفیعؔ نے بحُسن وخوبی انجام دیے بہل صاحب، اعظم صاحبو سہیادری کے تمام اسٹاف نے اپنی ڈائریکشن و ہنرمندی سے مشاعرہ میں چار چاند لگا دیے واضح ہس وکہ یہ مشاعرہ بتاریخ 31 مارچ کو سہ پہر 05 بجے اور 01 اپریل کو 02.30 پر ٹیلی کاسٹ کیا جائے گا باذوق حضرات سے گزارش ھیکہ مشاعرہ سے محظوظ ہوں۔

چین کی ڈیجیٹل پروپیگنڈا مشین کی توسیع

بیجنگ۔ 28/مارچ۔ ایم این این۔ چین کی پروپیگنڈہ کی کوششیں روایتی میڈیا سے آگے بڑھی ہیں۔ مصنوعی ذہانت، ویڈیو گیمز، اور الگورتھمک ہیرا پھیری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے بیانیے کو عالمی سطح پر پھیلانے اور اختلاف رائے کو دبانے کے لیے چین اس پروپیگنڈہ کا استعمال کررہا ہے۔ AI سے چلنے والے چیٹ بوٹس جیسے ڈیپ سیک، جو 80٪ وقت چینی حکومت کے بیانیے کے مطابق ہوتے ہیں۔

اوبر، اولا اور دیگر کیب ڈرائیورس کے مسائل کا فوری حل ضروری

بھیم آرمی آزاد سماج پارٹی کے صدر اور اقلیتی شعبہ کے صدر کا متعلقہ عہدیداروں سے مطالبہ

حیدرآباد۔ (پریس نوٹ) بھیم آرمی وانم مہیندر تلنگانہ ریاستی صدر بھیم آرمی آزاد سماج پارٹی اور محمد رفیق بھیم آرمی آزاد سماج پارٹی کے مسلم اقلیتی شعبہ کے صدر نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کہا کہ حیدرآباد میں کیب ڈرائیورز کے جاری احتجاج اور ان کے ساتھ ہونے والی ناانصافی پر ہم گہری تشویش کا اظہار کرتے ہیں۔ اوبر، اولا اور دیگر ایگریگیٹرز کی جانب سے ناپسندیدہ پالیسیوں کے باعث ہزاروں ڈرائیورز شدید مالی مشکلات کا سامنا کررہے ہیں۔ ہم تلنگانہ گیگ اینڈ پلیٹ فارم ورکرز یونین (TGPWU) کے مطالبات کی مکمل حمایت کرتے ہیں اور حکومت سے اپیل کرتے ہیں کہ فوری طور پر ان مسائل کو حل کرے۔ یہ ناقابل قبول ہے کہ کیب سروسز کے کرائے آٹو رکشہ سے بھی کم ہو جائیں، جبکہ ایندھن، گاڑی کی مینٹیننس اور ڈرائیور کی محنت کا کوئی مناسب معاوضہ نہ دیا جائے۔ ہم حکومتِ تلنگانہ اور متعلقہ محکموں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ کیب ڈرائیورز کے لیے ایک منصفانہ کرایہ کا اسٹرکچر نافذ کریں تاکہ ان کی روزی روٹی کو تحفظ دیا جا سکے۔ ہم کیب ڈرائیورز کے اس احتجاج، جس میں وہ ایئرپورٹ رائیڈز کا بائیکاٹ اور ”نو اے سی“ مہم چلا رہے ہیں، کی مکمل حمایت کرتے ہیں۔ یہ ان کی مجبوری ہے کہ وہ اپنی تکالیف عوام کے سامنے رکھیں۔ ہم عوام سے بھی اپیل کرتے ہیں کہ وہ ان محنت کشوں کے ساتھ ہمدردی کا مظاہرہ کریں اور ٹِپ دینے جیسے اقدامات سے ان کا ساتھ دیں۔ ہم تلنگانہ ٹرانسپورٹ ڈپارٹمنٹ کی جانب سے اوبر شٹل سروسز کے خلاف کارروائی کا خیر مقدم کرتے ہیں اور زور دیتے ہیں کہ موٹر وہیکل لاز اور ایگریگیٹر گائیڈ لائنز 2020 کو مزید سختی سے نافذ کیا جائے تاکہ کیب ڈرائیورز کے حقوق کا تحفظ ممکن ہو سکے۔ ہماری جدوجہد ہر اس مظلوم طبقے کے ساتھ ہے جو ناانصافی کا شکار ہے، اور بھیم آرمی ہر پلیٹ فارم پر ان کے حقوق کے لیے آواز بلند کرتی رہے گی۔

روزہ کا تربیتی پہلو

ازقلم: مولانا خالد سیف اللہ رحمانی

اسلام نے جتنی عبادتیں فرض کی ہیں، ان میں انسان کی تربیت اور اصلاح کا پہلو بھی ملحوظ ہے، روزہ بھی ان ہی عبادتوں میں سے ایک ہے، جس میں نفس کی تربیت اور تزکیہ کی غیر معمولی صلاحیت ہے، قرآن مجید نے اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ تم پر روزہ اس لئے فرض کئے گئے ہیں؛ تاکہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو: كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (البقرۃ: ۱۸۳) ”تقویٰ“ کا لفظ عربی زبان میں ”وقایہ“ سے ماخوذ ہے، وقایہ کے معنی انتہائی درجہ حفاظت کے ہیں: الوقایۃ فرط الصیانۃ (تفسیر کبیر: ۱/ ۳۸۱۲) تقویٰ کے معنی جہاں بچنے کے ہیں وہیں خوف اور خشیت کے بھی ہیں اور قرآن مجید میں مختلف مواقع پر یہ لفظ اسی معنی کے لئے استعمال ہوا ہے، (دیکھئے: النساء: ۱، الشوریٰ: ۱۰۶، آل عمران: ۱۰۲) گویا محض اللہ تعالیٰ کے خوف سے آدمی اپنے آپ کو گناہوں سے بچائے رکھے اسی کا نام ”تقویٰ“ ہے۔ اسی کو سلف صالحین نے مختلف الفاظ سے تعبیر فرمایا ہے، خود حدیث شریف میں حضور ﷺ کا ارشاد منقول ہے کہ جب تک بندہ گناہ کی باتوں سے بچنے کے لئے ازراہ احتیاط بعض جائز باتوں سے بھی اجتناب نہ کرے متقیوں کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا، (تفسیر کبیر: ۱/ ۳۸۱) حضرت عمرؓ نے ایک دفعہ حضرت اُبیؓ سے تقوی کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت اُبیؓ نے ایک مثال کے ذریعہ تقویٰ کو سمجھایا، حضرت اُبیؓ نے عرض کیا: کہ کیا آپ کبھی کسی خاردار راستہ سے گذرے ہیں؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا: ہاں، حضرت اُبیؓ نے دریافت کیا کہ اس موقعہ سے آپ نے کیا کیا؟ فرمایا: میں نے پائینچے اُٹھا لئے اور احتیاط سے کام لیا ”تشمرت وحذرت“ حضرت اُبیؓ نے فرمایا کہ اسی کا نام تقویٰ ہے، (تفسیر قرطبی: ۱/ ۱۶۲) گویا دنیا ایک رہگذر ہے جو خاردار جھاڑیوں سے گھری ہوئی ہے، یہ جھاڑیاں خواہشات اور گناہوں کی ہیں، جو انسان کے دامن عمل سے لپٹ جانا چاہتی ہیں، متقی شخص وہ ہے جو اپنے ایمان اور عمل کے دامن کو خدا کی نافرمانیوں اور عصیان شعاریوں سے بچا کر دنیا کا یہ سفر طے کرلے۔ اس طرح تقویٰ ایک جامع لفظ ہے، جو خیر کی تمام باتوں کو شامل ہے؛ (قرطبی: ۱/ ۲۶۲) چنانچہ مشہور بزرگ شیخ ابو یزید بسطامیؒ نے فرمایا کہ متقی وہ ہے کہ جو کچھ کہے، اللہ کے لئے کہے، اور جو کچھ کرے اللہ تعالیٰ کے لئے کرے: من اذا قال قال للہ ومن اذا عمل للہ (حوالۂ سابق: ۱/ ۱۶۱) تقویٰ کے اسی وسیع مفہوم کو قرآن مجید نے سورۂ بقرہ کے شروع میں بیان فرمادیا ہے کہ: متقی وہ لوگ ہیں جو غیب کی باتوں پر ایمان رکھتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، جو کچھ ہم نے عطا کیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں، اس کتاب پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو آپ ﷺ پر نازل فرمائی گئی اور ان کتابوں پر بھی جو آپ سے پہلے نازل کی گئیں اور جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ (البقرۃ: ۳-۴) اس سے معلوم ہوا کہ تین باتوں کو تقویٰ میں بنیادی اہمیت حاصل ہے، ان میں پہلی چیز عقیدۂ و ایمان کی اصلاح ہے، یہ اسلام کی خشت اول ہے اور اسی پر دین کی پوری عمارت کھڑی ہے، ایمان کا حاصل یہ ہے کہ خدا اور رسول کی بتائی ہوئی ان دیکھی باتوں پر اس کا یقین ایسا ہو جیسا انسان کو دیکھی ہوئی باتوں کا یقین ہوتا ہے، ”یقین“ بہ ظاہر ایک معمولی سی بات معلوم ہوتی ہے؛ لیکن درحقیقت کسی بات کا یقین انسان کی زندگی میں بہت بڑے انقلاب کا داعی ہوتا ہے، اگر لوگوں کے مجمع میں پلاسٹک کا مصنوعی سانپ بنا کر رکھ دیا جائے یا کسی عجائب خانہ میں شیر کا بھیانک مجسمہ بنا ہوا ہو تو کتنے ہی بڑے اور چھوٹے، بچے اور جوان، مرد اور عورت اس کو ہاتھ لگاتے ہیں، اس سے کھیلتے ہیں اور بعض منچلے تو اس کی سواری کرنے سے بھی نہیں چوکتے؛ لیکن اگر لوگوں کے مجمع میں اس سے بہت چھوٹا حقیقی اور زندہ شیر آجائے یا سانپ نکل آئے تو ہر شخص کا خوف سے بُرا حال ہوگا، اچھے اچھے بہادروں کو بھی راہ فرار مطلوب ہوگی، نہ کھیل ہوگا نہ تماشہ ہوگا، نہ تبصرہ کی ہمت ہوگی، یہ ”یقین“ کا فرق ہے؛ حالاں کہ شکل وصورت کے اعتبار سے دونوں شیر اور سانپ ہیں؛ لیکن آدمی جس چیز کے بارے میں شیر اور سانپ ہونے کا یقین نہ رکھتا ہو تو خواہ بہ ظاہر وہ کتنا ہی بھیانک نظر آئے؛ اس سے کوئی خوف اور ڈر نہیں ہوتا ہے اور جب شیر ہونے کا یقین ہو جائے تو سوچ کے انداز ہی بدل جاتے ہیں۔ ”ایمان“ ایسے ہی انقلاب انگیز یقین کا نام ہے، جو دلوں کی دنیا میں ہلچل پیدا کردے اور فکر و نظر کی کائنات میں انقلاب کا پیغمبر ثابت ہو، خدا پر ایمان انسان میں ایسی کیفیت پیدا کردے، کہ گویا وہ اپنے خالق کے سامنے کھڑا ہے اور اس کے دامن کو تھامے ہوا ہے، خدا کی محبت اس کے دلوں سے اُمنڈنے لگے، اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی راہ پر چل کر وہ اتنا خوش ہو، کہ گویا اس نے سب سے بڑی نعمت پالی ہے، خدا کے عذاب کا خوف اس کو لرزا دے اور اس کی آنکھوں کو اشکبار کئے بغیر نہ رہے، اسے ایسا لگے کہ جیسے جنت اور دوزخ اس کے سامنے رکھی ہوئی ہے، خدا کی کتاب پر اس کو اس درجہ کا یقین حاصل ہو کہ آنکھوں دیکھی باتوں پر بھی آدمی کو اس درجہ اطمینان نہیں ہوتا، اسے یوں لگے کہ جیسے یہ کتاب اسی کو مخاطب کر رہی اور اللہ تعالیٰ اس سے ہم کلام اور سرگوش ہے، اس کیفیت کے بغیر ہمارا ایمان ناقص اور نا تمام ہے، ایسا ایمان جو گناہوں سے ہمارے قدموں کو روک سکے اور نیکیوں کی طرف ہمیں لے جاسکے، تقویٰ کے لئے یہ پہلا زینہ ہے! دوسری چیز جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا: ”اقامۃ صلاۃ“ یعنی نمازوں کا قائم کرنا ہے، نماز کیا ہے؟ اپنے آپ کو خدا کے آگے بچھا دینا اور سر سے پاؤں تک اللہ تعالیٰ کی مرضیات کے سانچہ میں ڈھال لینا! زبان خدا کے ذکر سے تر ہے، ہاتھ نیاز مندانہ خدا کے سامنے بندھے ہوئے ہیں، آنکھیں ایک غلام کی طرح جھکی ہیں، جسم بے حرکت کھڑا ہے، پھر جب نمازی رکوع میں جاتا ہے تو فروتنی اور بڑھ جاتی ہے، پشت خمیدہ، سر افگندہ، زبان پر تسبیح، اب سجدہ کی منزل ہے، جو عجز و انکساری اور بے بسی کا نقطۂ عروج ہے، سر، پیشانی اور ناک انسان کے عزت و وقار کا سب سے بڑا مظہر ہیں؛ لیکن خدا کے سامنے یہ سب زمین پر خاک آلود ہیں، ہاتھ بچھے ہوئے ہیں، جسم کے ایک ایک انگ سے خود سپردگی اور غلامی و بندگی ظاہر ہے، قدم قدم پر خدا کی کبریائی کا نعرہ ہے، اس کی حمد و ثناء کا زمزمہ ہے، الحاح والتجا ہے، تضرع ودُعاء ہے، اپنی گنہگاری کا اقرار واعتراف ہے، واقعہ یہ ہے کہ نماز خدا کی بندگی کا ایسا فطری اور اثر انگیز طریقہ ہے، کہ اس کی ایک ایک کیفیت سے روح وجد میں آئے اور انسان کو خدا سے اپنی قربت کا احساس ہونے لگے، اس کو یوں محسوس ہونے لگے جیسے وہ خدا کے سامنے کھڑا ہے۔ پس یہ نماز ایک عنوان ہے اور اس کے ذریعہ انسان کو ان تمام اعمال کی طرف متوجہ کیا گیا ہے جس کا مقصد اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنا ہے، کہ خدا کا کوئی حکم مسلمان سے ٹوٹنے نہ پائے، ایسا نہ ہو کہ انسان اپنی خواہشات اور چاہتوں کا ایسا دیوانہ ہو جائے کہ اللہ کی مرضیات اور اس کی چاہتیں اس کی نگاہوں سے اوجھل ہو جائیں، وہ خدا کے حکم کو ہر حکم پر مقدم رکھے اور جہاں نفس کو گراں گذرے وہاں بھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فیصلہ کو اپنے آپ پر نافذ کرے۔ متقیوں کی تیسری صفت ”انفاق“ ہے، انفاق کے معنی خرچ کرنے کے ہیں، قرآن کے بیان کے مطابق تقویٰ والوں کی ایک اہم صفت یہ ہے، کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ بھی کم وبیش عطا ہوتا ہے، وہ اس کا ایک حصہ اپنے غریب بھائیوں پر خرچ کرتا ہے، دراصل دنیا میں جو چیز سب سے زیادہ دامن نفس کو کھینچتی اور اپنا فریفتہ کرتی ہے وہ مال و دولت ہے، اس کی حرص اولاً خدا سے بے توجہ کرتی ہے، پھر دولت و ثروت کا نشہ دل و دماغ پر چڑھتا ہے اور کبر و غرور انگڑائیاں لینے لگتے ہیں، یہی کبر دین و اخلاق کے لئے سم قاتل ہے، اس سے خودغرضی پیدا ہوتی ہے، ایثار کا جذبہ مفقود ہوتا ہے اور وہ لوگوں کے حقوق کو ایک بوجھ سمجھنے لگتا ہے ”انفاق“ اسی کا علاج ہے، گویا انفاق سے صرف دوسرے انسانوں کی مالی اعانت ہی مراد نہیں ہے؛ بلکہ یہ ”حقوق العباد“ کے لئے ایک عنوان کے درجہ میں ہے، کہ جیسے انسان خدا کے حقوق ادا کرے، اسی طرح خدا کی مخلوق کے حقوق کی بھی رعایت کرے، اس لئے کہ خدا کا حق اپنی ضرورت سمجھ کر ادا کرے، اسی طرح خدا کی مخلوق کے حقوق کی بھی رعایت کرے، خدا انسان کی عبادت اور بندگی کا محتاج نہیں اور لوگوں کے حقوق کا ادا کرنا لوگوں کی ضرورت کے پیش نظر ہے کہ انسان محتاج اور ضرورت مند ہے: اسی لئے بعض وجوہ سے حقوق الناس کی اہمیت حقوق اللہ سے بھی زیادہ ہے۔ اس طرح تقویٰ تین باتوں کو شامل ہے، دل میں ایمان و یقین کی حقیقی کیفیت کو پیدا کرنا، ایسا یقین جو دل کی دنیا کو بدل دے اور خدا کی مرضیات کو بجالانے میں اسے لطف آنے لگے، دوسرے وہ اللہ کے حقوق کو ادا کرنے والا ہو، فرائض و واجبات کو پورا کرتا ہو اور گناہوں سے بچتا ہو، تیسرے وہ لوگوں کے حقوق کو ادا کرنے والا ہو، مال کے ذریعہ بھی غریب بھائیوں کا تعاون کرتا ہو اور اپنی زبان سے بھی لوگوں کی عزت و آبرو کو محفوظ رکھتا ہو، اس طرح تقویٰ پوری انسانی زندگی کو شامل ہے اور زندگی کا کوئی گوشہ اس سے باہر نہیں۔ انسان کو چاہئے کہ جیسے وہ اپنی جسمانی بیماریوں کو تلاش کرتا ہے، اسی طرح اپنی روحانی بیماریوں کو بھی تلاش کرے اور ان کے علاج کی طرف متوجہ ہو، کسی کی بیماری ایمان و عقیدہ میں چھپی ہوئی ہے وہ نماز پڑھتا ہے، روزے رکھتا ہے؛ لیکن توہمات کا شکار ہے اور خدا سے نفع و نقصان کے بجائے دنیا کی چیزوں سے نفع و نقصان کا یقین اپنے دل میں بٹھائے ہوئے رہے، خدا کے خزانہ غیبی سے زیادہ دنیا کے اسباب پر اس کا یقین ہے، تو اس کا تقویٰ یہ ہے کہ وہ اپنے ایمان کی اصلاح کرے، اگر ایک شخص نیکیوں کے تمام کام کرتا ہو؛ لیکن نماز کی توفیق سے محروم ہو تو نماز کا اہتمام ہی اس کے لئے تقویٰ کی کسوٹی ہے، عبادت کا اہتمام کرتا ہو؛ لیکن لوگوں کے حقوق میں غافل ہو، غریب بھائیوں پر خرچ کرنا اس کی ڈکشنری میں نہ ہو تو اس کے لئے تقویٰ کا معیار ”انفاق“ ہے، اگر نماز و روزہ کی بھی توفیق ہو، اللہ کے راستہ میں خرچ بھی کرتا ہو؛ لیکن اس کے اخلاق اچھے نہ ہوں، اس کی زبان لوگوں کی عزت ریزی پر کمربستہ رہتی ہو، اس کا سینہ کینوں اور کدورتوں سے معمور ہو، لوگ اس کی ترش روئی سے گھبراتے اور اس کی تندکلامی سے خوف کھاتے ہوں تو اخلاق میں اس کا تقویٰ چھپا ہوا ہے، اگر وہ اس کی اصلاح کرلے، تو ”متقی“ ہے۔ غرض تقویٰ زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھتا ہے اور تقویٰ کی منزل تک پہنچنا اس کے بغیر ممکن نہیں کہ انسان اپنی روحانی بیماری کی شناخت کرے اور جہاں گناہ کا پیپ ہے وہیں اصلاح کا نشتر لگائے، اگر اللہ تعالیٰ نے کچھ نیکیوں کی توفیق فرمائی، تو اس سے دھوکہ نہ کھائے کہ کسی مریض کے لئے اس سے زیادہ نقصان دہ کوئی بات نہیں ہوسکتی کہ وہ اپنے آپ کو صحت مند تصور کرنے لگے، روزہ کا مقصد ایک مسلمان کو تقویٰ کی منزل تک پہنچانا ہے، اب کہ رمضان المبارک کے آخری ایام ہیں، ہم اپنے گریبانوں میں جھانک کر دیکھیں اور احتساب کا آئینہ اپنے رخ زندگی کے سامنے کردیں اور دیکھیں کہ کیا ہم نے تقویٰ کی طرف سفر شروع کردیا ہے اور اگر شروع نہیں کیا تو کیا اب بھی اس کا وقت نہیں آیا؟؟؟

آخرت کی فکر کریں

ہم سب اپنی زندگی بہتر بنانے کے لیے محنت کررہے ہیں۔ اچھی نوکری، بڑا گھر، مہنگی گاڑی، شہرت، لیکن کیا ہم نے کبھی سوچا کہ یہ سب کتنی دیر باقی رہے گا؟ بڑے بڑے بادشاہ آئے اور چلے گئے، بڑی سلطنتیں بنیں اور مٹی میں مل گئیں، مگر اللہ کا نظام ہمیشہ باقی ہے۔ قرآن ہمیں سکھاتا ہے کہ یہ دنیاوی زندگی محض ایک دھوکہ ہے۔ مگر ہم اس دھوکے میں اتنے مگن ہیں کہ آخرت کی فکر ہی نہیں کرتے۔ اصل کامیاب وہی ہے جو آج کی محنت کو صرف دنیا کے لیے نہیں بلکہ آخرت کے لیے بھی خرچ کرے۔ کیونکہ دنیا چند دنوں کی، اور آخرت ہمیشہ کے لئے ہے۔ لوگوں کے محل کو دیکھ کر خود کو غریب نہ سمجھیں۔ قبر سب کی ایک جیسی ہوتی ہے۔

آصف پلاسٹک والا
ربانی ٹاور، مدنپورہ، ممبئ ۱۱
9323793996

بلوچستان میں پاکستان کا گھٹتا ہوا کنٹرول

بلوچستان۔ 28/مارچ۔ ایم این این۔ پاکستان کے صوبہ بلوچستان میں بلوچ باغیوں کے حالیہ بڑے حملے، خاص طور پر بلوچستان لبریشن آرمی (BLA) کے ذریعے جعفر ایکسپریس ہائی جیکنگ، خطے پر پاکستان کے گھٹتے ہوئے کنٹرول کو نمایاں کرتے ہیں۔ یہ حملے، جو برسوں میں سب سے زیادہ خوفناک ہیں، کئی دہائیوں سے جاری شورش کا حصہ ہیں جس کا مقصد وسائل سے مالا مال صوبے کی علیحدگی ہے، جو چین کی زیر قیادت بڑے منصوبوں کے لیے اہم ہے۔ بی ایل اے، بی ایل ایف اور بی آر اے ایسا اتحاد سمیت متعدد مسلح گروپ شامل ہیں، جو جدید ترین ہتھیار استعمال کر رہے ہیں، ممکنہ طور پر افغانستان سے امریکی انخلاء کے بعد حاصل کیے گئے امریکی ساختہ ہتھیار بھی شامل ہیں۔ پاکستانی فوج کو بلوچستان کے وسیع جغرافیہ، ایران اور افغانستان کے ساتھ غیر محفوظ سرحدوں اور دیگر محاذوں پر وعدوں کی وجہ سے فوجیوں کی محدود دستیابی کی وجہ سے شورش کو دبانے میں اہم چیلنجز کا سامنا ہے۔ بلوچ مزاحمت کاروں کی بڑھتی ہوئی صلاحیتیں، بشمول بہتر مواصلات اور اسلحہ، غربت اور وسائل کے استحصال پر ناراضگی کی وجہ سے پاکستانی ریاست کے لیے کم مقامی حمایت کے ساتھ، صورتحال کو مزید پیچیدہ بناتی ہے۔ پاکستانی فوج کا ضرورت سے زیادہ طاقت پر انحصار، جیسا کہ نواب اکبر خان بگٹی کے قتل جیسے ماضی کے واقعات سے ظاہر ہوتا ہے، ظلم اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے بنیادی مسائل کو حل کرنے کے بجائے، الٹا نتیجہ خیز ہے اور شورش کو ہوا دیتا ہے۔ پاکستان کو نقطہ نظر میں ایک بنیادی تبدیلی کی ضرورت ہے، فوجی حل سے ہٹ کر تنازعہ کی بنیادی وجوہات، بشمول غربت، مواقع کی کمی، اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں، اور ایک زیادہ جامع اور جمہوری سیاسی نظام کو فروغ دینے کی طرف کوشش کرنی چاہیئے۔

مساجد میں سرزد ہونے والی غیر شعوری غلطیاں

از۔ ذوالقرنین احمد (9096331543)

محترم قارئین آج ایک اہم مسئلہ کی طرف آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں جس کا تعلق ہمارے مقدس مذہبی مقام مساجد، مدارس سے ہیں۔ آپ نے اکثر غور کیا ہوگا یا آپ کو بھی کبھی نا کبھی ان مسائل میں سے کسی کا سامنا ضرور ہوا ہوگا وہ یہ ہے جب ہم مسجد میں داخل ہوتے ہیں تب گیٹ کے باہر ٹو وہیلر یا فور وہیلر کھڑی کرتے ہیں تو عین مسجد کے گیٹ کے سامنے بائیک کھڑی کردیتے ہیں اور مسجد میں داخل ہوجاتے ہیں اس بات کا خیال بھی نہیں آتا کہ پیچھے سے آنے والا شخص گاڑی کس جگہ لگائے گا، یا پیدل آنے جانے والوں کو تکلیف تو نہیں ہوگی یا مسجد اگر مین روڈ پر ہے تو دیگر افراد کو اس سے کوئی مسئلہ تو نہیں ہوگا ذرا بھی خیال پیدا نہیں ہوتا، ہم اس معاملے میں انتہائی درجے کے بے حس ثابت ہوئے ہیں ایسے بہت سارے مسئلے ہیں، جو درج ذیل ہے 1۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت طہارت سے فارغ ہوتے وقت کھڑے رہ کر پیشاب کرنا یا پانی کا استعمال کھڑا ہو کر کرنا جس میں خود کے اوپر پیشاب کے چھینٹیں اڑنا تو طے ہیں لیکن پیچھے انتظار میں کھڑے افراد کے کپڑوں پر بھی اس کے چھینٹیں اڑتے ہیں لیکن ہمارا دھیان کبھی نہیں جاتا اس لیے بیٹھ کر طہارت کرنی چاہیے اور پیچھے کھڑے افراد کا خیال رکھنا چاہیے تاکہ ان کی نماز خراب نا ہو، کیوں کہ نماز کے لیے پاک ہونا ضروری ہے، 2۔ دوسری چیز مسجد میں جوتے چپل رکھنے کی خالی جگہ ہو یا ریک ہو اس کا استعمال نہیں کیا جاتا ہے بلکہ ہم عین نماز کے وقت داخل ہوتے ہیں دھڑ دھڑ اور سیدھے وضوخانے میں گھس جاتے ہیں چپل جوتے رکھنے کے لیے خاص اہتمام ہونے کے باوجود ہم خیال نہیں رکھتے، 3۔ جوتا پہننے والے تجارت یا نوکری پیشہ افراد جو جراب یعنی (Socks) کا استعمال کرتے ہیں ان میں سے کچھ افراد ایسے ہوتے ہیں جو وضو کے بعد دوبارہ سوکس پہن کر نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں لیکن وہ اپنے پیچھے والے افراد کا خیال نہیں رکھتے ہیں کہ ان کے جرابوں سے کتنی بدبو آرہی ہوتی ہیں جو پیچھے نماز پڑھنے والے کے لیے بے حد تکلیف دہ ہوتی ہے اور ذہن کو منتشر کرنے کی وجہ بنتے ہیں جس سے سخت کوفت اور تکلیف ہوتی ہیں خاص طور سے دمہ کے مریضوں کو اس کا خاص خیال رکھنے کی ضرورت ہے، آپ اپنے سوکس نماز کے وقت استعمال نا کریں۔ 4۔ تیسری چیز وضوخانے میں تمباکو اور گٹکا کھا کر تھوکتے ہیں یہ مساجد کے ادب کے بلکل خلاف ہیں کچھ لوگ تو باقاعدہ مسجد کے ٹائلیٹ میں گٹکا کھا کر تھوکتے ہیں اور سگریٹ بیڑی پی کر وہی پر اس کے ٹوکڑے پھینک دیتے ہیں، اینٹ کے ٹوکڑے کا استعمال کرنے والے بھی اینٹ کے ٹوکڑے وہی پھینک دیتے ہیں جو دیگر افراد کے لیے پریشانی کا سبب بنتا ہیں اور خاص طور پر صفائی کرنے والے مخلص افراد کے لیے اور بھی پریشانی کا سبب بنتا ہیں۔ اس لیے اس سے بچنے کی عادت ڈالیں اور دوسروں کو بھی بہتر انداز میں سمجھائیے۔ اس میں قابل غور بات یہ بھی ہے کہ پہلے جو بزرگان دین سلف صالحین کے پاس خانقاہوں میں نفس کا تزکیہ اور اصلاح کے لیے جو افراد تشریف لایا کرتے تھے ایسے افراد کی تربیت اور نفس سے تکبر کو ختم کرنے کے لیے یہ بزرگان دین ایسے افراد کو طہارت خانوں کی صفائی کی ذمہ داریاں سونپتے تھے لوگوں کی خدمت کرنے کے لیے انھیں کئی سالوں تک ایک ہی فریضہ پر مقرر کرتے تھے۔ جس سے دلوں کو سکون واطمینان میسر ہوتا تھا۔ 5۔ چوتھی چیز وضو کے بعد جماعت حاصل کرنے کے لیے دوڑتے ہوئے آنا جس میں اعضائے وضو کا پانی بھی پٹکتا رہتا ہیں جس کی وجہ سے مسجد کی چٹائیاں صفیں خراب ہوجاتی ہیں پیروں کو مٹی دھول لگتی ہیں اور بازوں میں نماز پڑھنے والے کو بھی دقت ہوتی ہیں اس لیے مسجد میں نماز کے لیے وقت سے تھوڑا پہلے آجائیں یا دستی، ٹاول، ٹوپی وغیرہ اپنے پاس رکھے اور اس سے اچھی طرح ہاتھ منہ صاف کرلیں دوڑ کر جماعت میں شریک ہونے سے منع کیا گیا ہے۔ 6۔ ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ آج کل نوجوانوں کی تعداد الحمدللہ مساجد میں زیادہ دیکھنے ملتی ہیں اور یہ لوگ اکثر شرٹ پینٹ یا ٹی شرٹ وغیرہ میں ہوتے ہیں جس میں ستر پری طرح نہیں ڈھکتا ہیں جب آپ سجدے یارکوں میں داخل ہوتے ہیں تب آپ کا ستر پیچھے نماز پڑھ رہے افراد کی نماز میں خلل ڈالتا ہیں جس سے نماز کی روح پر اثر پڑتا ہیں۔ جس کا وبال آپ پر ہی ہوگا اس لیے ایسے کپڑے پہنے جو نماز کے لوازمات میں سے ہیں یا پھر اگر آپ جاب یا کام پر سے نماز کے لیے آتے ہیں تب بھی اس بات کا خاص خیال رکھے کہ ہم بنیان وغیرہ کو اندر سے پہنے کی عادت ڈالیں۔ 7۔ نماز کے فوراً بعد جب امام صاحب دوسرا سلام پھیرتے ہیں تو کچھ افراد ایسے ہوتے ہیں جیسے ان کی ٹرین یا ہوائی جہاز چھوٹ رہا ہیں یا کروڑوں کا نقصان ہوجائے گا فوراً صفوں کو کاٹتے ہوئے اور ایک دوسرے کے کاندھوں کو پھلانگ تے ہوئے باہر نکل جاتے ہیں یہ مناسب نہیں ہے پیچھے نماز ادا کررہے مصلی کا خیال رکھتے ہوئے راستہ نکالنا چاہیے نماز کے سامنے سے گزرنے والے کے بارے میں سخت وعید سنائی گئی ہے۔ 8۔ جمعہ کے دن خاص طور سے جمعہ کی نماز کے لیے کچھ افراد ایسے ہوتے ہیں جو تاخیر سے آتے ہیں جب بیان ختم ہونے کو ہوتا ہے یا عربی خطبہ شروع ہونے کے قریب ہوتا ہے یہ افراد پیچھے کی تمام صفوں کو چیرتے ہوئے ایک دوسرے کے کاندھوں کو پھلانگ کر اول صف میں جگہ تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس سے پیچھے کے تمام مصلیوں کو تکلیف پہنچتی ہیں۔ اس بات کا دھیان رکھنے کی کوشش کریں اور دوسرے افراد کو بھی روکنے کی کوشش کریں۔ اول صف میں نماز پڑھنا ہے تو بیان سے پہلے مسجد میں آنے کا اہتمام کیا کریں۔ یہ تمام باتیں اور اس طرح کی اور بھی بہت سی غلطیاں ہیں جو ہم سے غیر شعوری طور پر سرزد ہوجاتی ہیں اور ہمیں اس کا برسوں تک بھی احساس نہیں ہوتا ہے لیکن کسی کو تکلیف دینا تو ہمارے مذہب میں تو جائز نہیں ہے بے وجہ کسی کو پریشان کرنا چاہے آپ غیر شعوری طور پر کررہے ہو لیکن آپ کی وجہ سے کتنے سارے افراد پریشان ہوتے ہیں یہی چھوٹی چھوٹی باتوں کی وجہ سے مسجدوں می بڑے جھگڑے بھی ہوتے ہیں اور کچھ جگہ تو لوگ ان افراد کی روش کی وجہ سے مسجدوں میں آنے سے پرہیز کرنے لگ جاتیے ہیں یا پھر مسجد بدل دیتے ہیں لیکن یہ وہ بنیادی چیزوں میں سے ہے جو ہر مسجد میں پیش آتی رہتی ہیں اس لیے آپ تمام سے یہ پرخلوص درخواست ہے کہ ہم اپنی مسجدوں کو آباد کریں اور ان بنیادی غلطیوں کا ازالہ کریں ایک دوسرے کو سمجھایئے معزور، بزرگ افراد کو تھوڑا برداشت کرلیں لیکن نئی نسل اور نوجوانوں کو بہتر انداز میں تربیت کریں ان کی رہنمائی کریں۔ تاکہ ہماری مساجد پاک صاف رہے لوگ اللہ تعالیٰ کے گھر میں سکون وراحت محسوس کریں اللہ تعالیٰ ہمیں عمل رنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

بشمول ناندیڑ مہاراشٹر بھر میں بھی

وقف ترمیمی بل کے خلاف سیاہ پٹیاں باندھ کر احتجاج

ممبئی ، 28،مارچ (ایجنسیز)ناندیڑ ضلع کے کنوٹ ، اردھاپور، بھوکر، شہر ناندیڑ بشمول ممبئی اور ریاست کے دیگرشہروں میں بھی وقف ترمیمی بل کے خلاف بطور احتجاج سیاہ پٹیاں باندھ کر الوداع جمعہ کی نماز ادا کی گئی۔اس موقع پر سخت پولیس بندوبست رہا،خصوصی طور پر مساجد کے نزدیک پولیس اہلکار تعینات کیے گئے۔واضح رہے کہ آل انڈیامسلم پرسنل لا بورڈ (اے آئی ایم پی ایل بی) نے ملک بھر کے مسلمانوں سے وقف ترمیمی بل 2024 کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے رمضان کے آخری جمعہ جسے الوداع جمعہ بھی کہا جاتا ہے،کوکالی پٹیاں باندھنے کی اپیل کی تھی۔بورڈ نے ایکس پر ایک اپیل شیئر کی، جس میں کہا گیا تھا کہ دہلی کے جنتر منتر اور پٹنہ میں دھرنا سائٹ پر مسلمانوں کے زبردست احتجاج نے کم از کم بی جے پی کے اتحادیوں میں ہلچل پیدا کردی ہے۔ اب 29 مارچ 2025 کو وجئے واڑہ میں بھی ایک بڑا احتجاج ہونے جارہا ہے۔"وقف ترمیمی بل کی مخالفت میں الوداع جمعہ پر سیاہ پٹیاں باندھیں،بورڈ نے اس بل پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اسے ایک "سازش" قرار دیا ہے،،جس کا مقصد مسلمانوں کوان کے مذہبی اور خیراتی اداروں سے محروم کرنا ہے۔"یہ ملک کے ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس بل کی سختی سے مخالفت کرے۔آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ جمعہ الوداع کے دن مسجد میں آتے ہوئے سیاہ پٹی باندھ کرغم اور احتجاج کا خاموش اور پرامن اظہار کریں۔"

جنوبی ممبئی کے مسلم اکثریتی علاقوں کی مساجد اور چوراہوں پر پولیس کا بھاری بندوبست نظر آیا۔کرافورڈ مارکیٹ پر جامع مسجد، مینارہ مسجد،زکریا مسجد، مدنپورہ بڑی مسجد، چونا بھٹی کی مسجد کے ساتھ ساتھ بھنڈی بازار،نل بازار،ڈونگری چارنل،مدنپورہ،ممبئی سینٹرل ،اگری پاڑہ ،مضافاتی علاقوں میں ماہم ،باندرہ،کرلا،جوگیشوری،اندھیری،گونڈی،ٹرامبے، کلیان ،تھانے رابوڑی کی مساجد میں بھی مسلمانوں نے سیاہ پٹیاں باندھ کر احتجاج کیا۔پونے،اورنگ آباد سنبھاجی نگر، ناندیڑ،شولاپور اور مراٹھواڑہ اور خاندیش کے علاقوں میں احتجاج کیا گیا۔اس موقع پر حکومت کے فیصلہ پر ناراضگی اور غم وغصہ کا اظہار بھی کیا گیا ہے۔

ناندیڑ میونسپل کارپوریشن کی جانب سے

جنگمواڑی اسکول میں سائیکلوں کی تقسیم

ناندیڑ:28/مارچ (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ واگھالہ شہر مہاپالیکا کے زیر انتظام میونسپل پرائمری اور سیکنڈری اسکول جنگمواڑی، ناندیڑ میں زیر تعلیم بچیوں کو معزز تعلیمی افسر و تنکتیش چودھری صاحب کے ہاتھوں 28 مارچ کو سائیکلیں تقسیم کی گئیں۔ پچھلے سال اسکول میں زیر تعلیم بچیوں کے لیے سائیکل کی امدادی رقم مختص کی گئی تھی، لیکن امدادی رقم ملنے کے فوراً بعد ضابطہ اخلاق لاگو ہوگیا تھا۔ معزز تعلیمی افسر چودھری صاحب کی کاوشوں کی بدولت امسال معزز کمشنر مہیش کمار دوِفوڑے صاحب نے اس امدادی رقم کو خرچ کرنے کی اجازت دی۔ یہ امداد حاصل ہونے کے بعد طالبات میں سائیکلیں تقسیم کی گئیں۔ پروگرام میں میونسپل سیکنڈری اسکول کے ہیڈ ماسٹر رام راؤ سابڑے سر، پرائمری اسکول کے ہیڈ ماسٹر سائناتھ چدراور سر، سیکنڈری اسکول کے اساتذہ انیل کاٹھیکر سر، شلپا جوشی میڈم، سمیتا جوشی میڈم، اور پرائمری اسکول کے اساتذہ جوتی ڈھونے میڈم، روپہ ڑکلے میڈم کے ساتھ دیگر معلمین موجود تھے۔ اس کارِ خیر میں آشوک ہنگولے اور ودیا ترتے نے بھی مدد کی۔ آخر میں اسکول کے ہیڈ ماسٹر سائناتھ چدراور سر نے معزز تعلیمی افسر و تنکتیش چودھری صاحب کا شکریہ ادا کیا کہ ان کی کوششوں سے سائیکل امداد مل سکی اور پروگرام میں ان کی شرکت کے لیے بھی اسکول اور والدین کی جانب سے ان کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اسی طرح مہاپالیکا کے کمشنر محترم مہیش کمار دوِفوڑے کا بھی امداد کے حصول اور منظوری کے لیے والدین اور اساتذہ نے شکریہ ادا کیا۔

ناندیڑ سے ممبئی کے درمیان خصوصی ٹرین چلانے کا فیصلہ

ناندیڑ:28/ مارچ۔ (ورق تازہ نیوز) گرمیوں کی چھٹیوں میں ریلوے سفر کرنے والوں کی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے، وسطی ریلوے انتظامیہ نے ممبئی سے ناندیڑ کے درمیان ایک خصوصی ایکسپریس ٹرین شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔اس خصوصی ٹرین کی خدمات 9 اپریل 2025 سے شروع ہوں گی اور 25 جون 2025 تک چلائی جائیں گی۔اس ٹرین کی وجہ سے ممبئی، تھانے، پونے، کلیان، لونوالہ، ناندیڑ اور دیگر شہروں کے مسافروں کو ا?رام دہ اور تیز سفر کا تجربہ حاصل ہوگا۔

ٹرین کا شیڈول:۔ ممبئی سے ناندیڑ خصوصی ایکسپریس ٹرین (ٹرین نمبر 01105) ہر بدھ کو 12:55 بجے لوکمانیہ تلک ٹرمینس سے روانہ ہوگی اور اسی دن شام 7:00 بجے ناندیڑ پہنچے گی۔

– ناندیڑ سے ممبئی خصوصی ایکسپریس ٹرین (ٹرین نمبر 01106) 9 اپریل سے 25 جون تک ہر بدھ کو رات 8:00 بجے ناندیڑ سے روانہ ہوگی اور دوسرے دن 2:45 بجے لوکمانیہ تلک ٹرمینس، ممبئی پہنچے گی۔

12 اسٹیشنوں پر ہوگی توقف: یہ خصوصی ٹرین اپنے راستے پر بارہ اہم اسٹیشنوں پر رکے گی، جو مسافروں کے لیے سکون بخش ثابت ہوگا۔ ٹرین کے رکنے والے اسٹیشنوں کے نام یہ ہیں: تھانے، کلیان، لونوالہ، پونے، دؤند، کردواڑی، لاتور، لاتور روڈ، پرلی، گنگا کھیڈ، پربھنی،اور پورنا۔

منسوخ شدہ ٹرین نمبر 57659 پربھنی تا ناندیڑ ایکسپریس 29 اور 30 مارچ کو دوبارہ چلے گی

ناندیڑ ریلوے اسٹیشن پر پلیٹ فارم نمبر 2 کی توسیع کے لیے ایک لائن بلاک لیا گیا تھا جس کی وجہ سے پربھنی تا ناندیڑ ٹرین کچھ دنوں کے لیے منسوخ کردی گئی تھی۔

ٹرین نمبر 57659 پربھنی تا ناندیڑ ایکسپریس، جو ناندیڑ ریلوے اسٹیشن پر پلیٹ فارم فارم نمبر 2 کے توسیعی کام کی تکمیل کی وجہ سے منسوخ کردی گئی تھی، 29 اور 30 مارچ کو معمول کے شیڈول کے مطابق چلے گی۔

پربھنی میں 100 دنوں کے عملی منصوبے کے تحت

531 افراد کو خصوصی ذات سرٹیفکیٹ کی تقسیم

پربھنی: (ورق تازہ نیوز) وزیر اعلیٰ صاحب کے 100 دنوں کے عملی منصوبے کے تحت 16 سے 26 مارچ 2025 کے دوران خصوصی ذات سرٹیفکیٹ تقسیم کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔اس کیمپ میں 531 درخواستیں وصول ہوئیں اور تمام درخواست گزاروں کو فوری طور پر سرٹیفکیٹ فراہم کیے گئے۔ پربھنی کے ضمنی شعبہ کے افسر دتو شیوالے کی زیر رہنمائی یہ کیمپ کامیابی سے مکمل ہوا۔اس کے تحت طالب علموں اور شہریوں کو گھر پر سرٹیفکیٹ فراہم کیے گئے،جس سے درخواست گزاروں کو زیادہ سہولت فراہم ہوئی۔

گاؤں وار سرٹیفکیٹ تقسیم کی تفصیل درج ذیل ہے:

-پانہرا–45 -پکھرنی–47 -ڈیتھنا–6 -پیڈ گاؤں–43 -پربھنی–310 -عمری–30 -جھری–50 ۔اس خصوصی اقدام کے باعث شہریوں کو آسان اور فوری سرٹیفکیٹ ملے، اور انتظامیہ کے اس اقدام کے مستفید افراد نے اس کی تعریف کی ہے۔

ناندیڑ: اسکول کے ہیڈ ماسٹر کی زہر کھا کر خودکشی

ناندیڑ (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ شہر کے قریب پاسدگاو?ں میں ایک اسکول کے ہیڈ ماسٹر نے زہر کھا کر خودکشی کرلی۔ پولیس اس کے پیچھے وجوہات کی تحقیقات کر رہی ہے۔پاسدگاو ?ں میں پشپانجلی سیکنڈری اسکول ناندیڑ میں واقع ہے۔اس اسکول کے ہیڈ سنیل بھانوداس راو? کرمونگے عمر (48 سال) ہیں۔ا?ج اس نے اسکول میں زہر کھا کر خودکشی کر لی ہے۔ معتبر ذرائع کے مطابق اس استاد نے اپنی موت کے حوالے سے ڈیتھ نوٹ لکھا لکھا ہے۔ اس کے مطابق مزید قانونی کارروائی کی جائے گی۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ا?ف پولیس سشیل کمار نائک موقع پر پہنچ گئے اور اپنے افسران اور عملے کی رہنمائی کررہے ہیں۔

100 دنوں کے اقدام کے تحت

ضلع کلکٹر نے مدکھیڑ تحصیل آفس کا دورہ کیا

ناندیڑ:28/مارچ (ورق تازہ نیوز) ریاستی حکومت کے 100 دن کے اختراعی اقدام کے تحت، ضلع کلکٹر راہول کرڈیلے ضلع کے مختلف دفاتر کا دورہ کر رہے ہیں اور حال ہی میں انہوں نے موذخید تحصیل آفس کا دورہ کیا اور مختلف کاموں کا جائزہ لیا۔اس موقع پر موذخید تحصیل آفس کے تحت 7/12 دستاویز پر نام کی تصحیح کی گئی، اور تصحیح شدہ 7/12 دستاویزات ضلع کلکٹر راہول کرڈیلے کے ذریعے تقسیم کیے گئے۔ اسی طرح بھوکر کے سب ڈویژن آفیسر پروین مینکشیٹی کی سوچ کے تحت، گوبرا ٹانڈا، تورنا ٹانڈا، اور وردڈا ٹانڈا کے شہریوں کو ذات کے سرٹیفیکیٹ اور آن لائن راشن کارڈ ان کے ذریعے تقسیم کیے گئے۔ مشن 100 ڈیز کے تحت مختلف اقدامات کی معلومات اس وقت ضلع کلکٹر راہول کرڈیلے نے دی۔ نیز، موذخید تحصیل آفس میں کی گئی مختلف دفتر کی اصلاحات کا جائزہ لیا۔اس پروگرام کی میزبانی منڈل آفیسر پٹھان نے کی۔اس پروگرام میں سب ڈویژن آفیسر بھوکر پروین مینکشیٹی، تحصیلدار آنند دیولگاوکر، نائب تحصیلدار وجیکمار پاٹے اور تمام دیہی محصولات کے افسر، منڈل افسر اور بڑی تعداد میں مستفید ہونے والے شہری موجود تھے۔

وزیر اعظم مودی نے بنگلہ دیش کے ساتھ مضبوط تعلقات پر زور دیا

نئی دلی۔ ?27 مارچ۔ ایم این این۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے دہلی اور ڈھاکہ کے درمیان مشترکہ تاریخ پر زور دیتے ہوئے بنگلہ دیش کے چیف ایڈوائزر محمد یونس سے ایک دوسرے کے مفادات اور تحفظات کی باہمی حساسیت پر مبنی دوطرفہ تعلقات کو مضبوط بنانے پر زور دیا ہے۔ مودی کی رسائی اس وقت سامنے ا?ئی ہے جب شیخ حسینہ کی معزولی کے بعد یونس کی عبوری حکومت کے تحت بنگلہ دیش میں ہندو اقلیتوں کے خلاف تشدد کے بعد کشیدگی پیدا ہوئی ہے۔

پربھنی: فوج میں افسرانہ عہدے کے لیے قبل از تربیت کا سنہری موقع

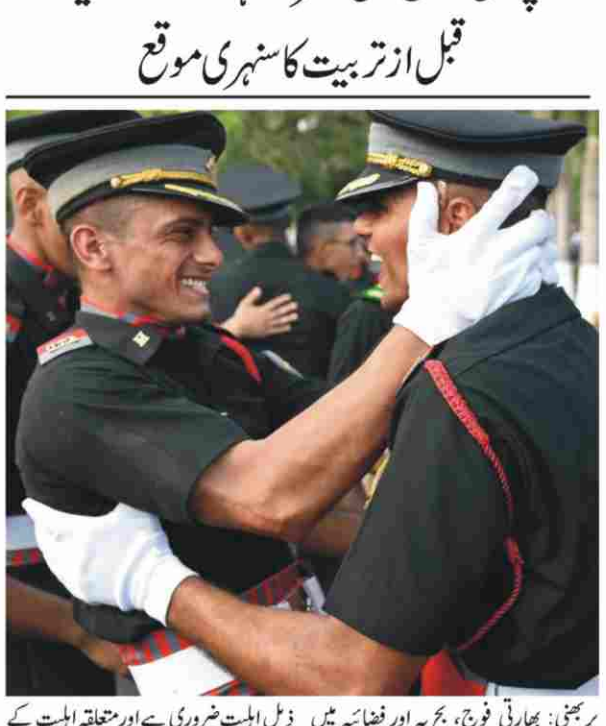

پربھنی: بھارتی فوج، بحریہ اور فضائیہ میں افسرانہ عہدے کے لیے بھرتی ہونے والے مستحق امیدواروں کو سروس سلیکشن بورڈ (ایس ایس بی) کے امتحانات کی پیشگی تیاری کے لیے، ریاست حکومت کی جانب سے ریاست کے نوجوانوں اور نوجوان لڑکیوں کے لیے، پری-کیڈٹ ٹریننگ سینٹر، ناسک روڈ، ناسک میں مورخہ 5 سے 14 مئی 2025 کے دوران ایس ایس بی کورس نمبر 61 کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ اس دوران تربیتی امیدواروں کو مفت ٹریننگ اور رہائش و کھانا فراہم کیا جاتا ہے۔ پربھنی ضلع کے خواہشمند امیدواروں کو فوج میں افسرانہ عہدہ حاصل کرنے کا موقع استعمال کرنے کے لیے، ضلع فوجی بہبود دفتر، پربھنی میں بدھ، مورخہ 16 اپریل 2025 کو انٹرویو میں حاضر ہونا لازم ہے۔ انٹرویو کے وقت امیدوار کو فوجی بہبود شعبہ کی ویب سائٹ سے ایس ایس بی-61 کورس کے لیے (یا متعلقہ ضلع فوجی بہبود دفتر کی جانب سے فراہم کردہ پرنٹ نمبرز والا) داخلہ پرچہ اور اس کے ساتھ ضمیمہ جات کی مکمل کاپی اپنے ساتھ لانی ہوگی۔اس تربیتی پروگرام میں داخلہ حاصل کرنے کے لیے درج ذیل اہلیت ضروری ہے اور متعلقہ اہلیت کے سرٹیفکیٹ کو تربیتی کلاس میں ساتھ لانا لازم ہے:امیدوار کو کمبائنڈ ڈیفنس سروسز امتحان یا نیشنل ڈیفنس اکیڈمی امتحان پاس شدہ ہونا چاہیے اور سروس سلیکشن بورڈ کے انٹرویو کے لیے اہل قرار دیا ہونا چاہیے۔امیدوار کو این سی سی سرٹیفکیٹ گریڈ A یا B میں پاس ہونا چاہیے اور این سی سی گروپ ہیڈکوارٹر کی جانب سے ایس ایس بی کے لیے سفارش شدہ ہونا چاہیے۔ٹیکنیکل گریجویٹ کورس کے لیے ایس ایس بی انٹرویو کا کال لیٹر موجود ہونا چاہیے۔ یونیورسٹی داخلہ نظام کے لیے ایس ایس بی کال لیٹر ہونا چاہیے یا ایس ایس بی کے لیے سفارش شدہ فہرست میں نام درج ہونا ضروری ہے۔ مزید معلومات کے لیے، ذمہ دار افسر، پری-کیڈٹ ٹریننگ سینٹر، ناسک روڈ، ناسک کے ای میل آئی ڈی training.pctcnashik@gmail.com اور ٹیلی فون 0253-2451032 یا واٹس ایپ نمبر 9156073306 پر دفتری اوقات کے دوران براہ راست یا فون کے ذریعے رابطہ کریں، یہ اپیل ضلع فوجی بہبود افسر پربھنی نے کی ہے۔

آئی پی ایل 2025: بنگلورو نے دوسرے میچ میں بھی لہرایا فتح کا پرچم

17 سال بعد چنئی کو اسی کی زمین پر دی شکست

چینئی: آئی پی ایل 2025 میں آج رائل چیلنجرس بنگلورو (آر سی بی) اور چنئی سپر کنگز (سی ایس کے) کے درمیان زوردار مقابلے کی امید تھی، لیکن بنگلورو نے اسے یکطرفہ بناتے ہوئے 50 رنوں سے جیت حاصل کر لی۔ یہ جیت بنگلورو کے لیے بہت اہم ہے، کیونکہ نہ صرف یہ آئی پی ایل کے رواں سیزن میں ان کی لگاتار 2 میچوں میں دوسری جیت ہے، بلکہ اس نے چنئی کی زمین چیپاک اسٹیڈیم میں اسے 17 سالوں بعد شکست دینے میں کامیابی حاصل کی۔ 2008 میں بنگلورو نے چنئی کو اس کے گھر میں ہرایا تھا، اور اس کے بعد اب اسے یہ جیت نصیب ہوئی ہے۔ چیپاک اسٹیڈیم میں کھیلے گئے اس میچ میں آج ٹاس جیت کر جب چنئی کے کپتان ریتوراج گائیکواڈ نے پہلے گیند بازی کا فیصلہ کیا، تو ایسا لگا کہ آدھی جیت تو انھیں تبھی مل گئی۔ لیکن جس انداز میں بنگلورو کے سلامی بلے باز فل سالٹ (16 گیندوں پر 32 رن) نے پہلے اور دوسرے اوور میں ہی طوفانی بلے بازی کر ٹیم کو تیز شروعات دلائی، اس نے چنئی کو پریشانی میں ڈال دیا۔ کوہلی بڑے شاٹ کھیلنے میں ناکام نظر آ رہے تھے، لیکن آر سی بی کے دیگر بلے بازوں نے تیزی سے رن بنانے کا سلسلہ جاری رکھا۔ دیودت پڈیکل (14 گیندوں پر 27 رن) نے بھی چھوٹی لیکن تیز اننگ کھیلی۔ سالٹ اور پڈیکل کے آو?ٹ ہونے کے بعد جب بنگلورو کے کپتان رجت پاٹیدار میدان میں اترے، تو انھوں نے بھی تیزی سے رن بنائے۔ وہ خوش قسمت بھی رہے کیونکہ ٹیم کا اسکور جب 17 سے 20 رن کے درمیان تھا تو ان کے 3 کیچ چھوڑے گئے۔ اس کا خمیازہ چنئی کو بھگتنا پڑا، کیونکہ پاٹیدار نے محض 32 گیندوں پر 51 رن بنا ڈالے۔ آخر میں جتیش شرما نے 6 گیندوں میں 12 رن اور ٹم ڈیوڈ نے 8 گیندوں میں 22 رن بنا کر ٹیم کو بڑے اسکور کی طرف بڑھا دیا۔ چنئی کی طرف سے گیند بازوں میں محمد نور کی تعریف کرنی ہوگی، کیونکہ انھوں نے 4 اوورس میں 36 رن دے کر 3 اہم کھلاڑیوں کو آو?ٹ کیا۔ متھیش پتھیرانا نے بھی 4 اوورس میں 36 رن دے کر 2 وکٹ لیے۔ چنئی کی بلے بازی جب شروع ہوئی تو ایک بار پھر وکٹ جلدی جلدی گرتے چلے گئے۔ لگاتار دوسرے میچ میں سلامی بلے باز راہل ترپاٹھی شارٹ گیند پر کیچ آو?ٹ ہو گئے۔ کپتان ریتوراج گائیکواڈ تو بغیر کوئی رن بنائے پویلین لوٹ گئے۔ دونوں کو جوش ہیزل ووڈ نے ایک ہی اوور میں آو?ٹ کیا۔ جلد ہی دیپک ہڈا بھونیشور کمار کے شکار ہو گئے۔ اس طرح پاور پلے میں چنئی نے 3 وکٹ کے نقصان پر محض 30 رن بنائے۔ ٹیم یہیں سے بیک فٹ پر چلی گئی۔ اس مضبوط حالت میں بھی بنگلورو کے گیند بازوں نے ذرا بھی نرمی نہیں دکھائی۔ پہلے لیام لیونگسٹن نے سیم کرن کو پویلین لوٹایا، پھر 13 ویں اوور میں آئے یش دیال نے 5 گیندوں کے اندر رچن رویندر اور شیوم دوبے کو بولڈ کر چنئی کی کمر توڑ دی۔ چنئی کے شیدائی امید کر رہے تھے کہ 6 وکٹ گرنے کے بعد ایم ایس دھونی میدان میں اتریں گے اور جیت دلائیں گے، لیکن ایسا نہیں ہوا۔ روی چندرن اشون میدان میں آئے، لیکن یہ داو? بھی کام نہیں آیا۔ 99 رن تک ٹیم کے 7 وکٹ گر گئے۔ آخر میں جڈیجہ اور دھونی نے کچھ بڑے شاٹ لگا کر ناظرین کا دل ضرور بہلایا، لیکن یہ محض شکست کے فاصلے کو کم کرنے والا ثابت ہوا۔ 20 اوورس میں چنئی 8 وکٹ کے نقصان پر 146 رن ہی بنا سکی، اور 50 رنوں سے شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

وزیر اعظم کی 'سوغاتِ مودی' یعنی 'سو چوہے کھا کے بلی حج کو چلی'!: ہرش وردھن سپکال

ہر سال دو کروڑ روزگار، کسانوں کی آمدنی دوگنی کرنے اور پٹرول کی 'سوغات' کا کیا ہوا؟

ممبئی: مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر ہرش وردھن سپکال نے وزیر اعظم نریندر مودی پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ بی جے پی حکومت کی جانب سے عید کے موقع پر 32 لاکھ مسلم خاندانوں میں 'سوغاتِ مودی' کے نام پر امدادی کِٹس تقسیم کرنے کا اعلان محض ایک نمائشی اقدام ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو حکومت برسوں سے اقلیتوں کے ساتھ امتیازی سلوک کر رہی ہو، ان کے مسائل کو نظر انداز کرتی رہی ہو، اور انہیں حکومتی عمل میں مناسب نمائندگی سے محروم رکھا ہو، وہ اب محض ایک علامتی 'سوغات' دے کر خود کو اقلیت دوست ثابت نہیں کرسکتی۔ یہی وجہ ہے کہ یہ اقدام 'سو چوہے کھا کے بلی حج کو چلی' کے مترادف ہے۔ ہرش وردھن سپکال نے مزید کہا کہ 2014 کے عام انتخابات میں نریندر مودی نے بڑے بڑے وعدے کیے تھے، جن میں ہر سال دو کروڑ نوکریاں فراہم کرنے، کسانوں کی آمدنی دوگنی کرنے، زرعی اجناس کے دام ڈیڑھ گنا بڑھانے، بیرون ملک سے کالا دھن واپس لا کر ہر بھارتی کے کھاتے میں 15 لاکھ روپے جمع کرنے، اور پٹرول کو 40 روپے جبکہ ڈیزل کو 35 روپے فی لیٹر کرنے جیسے دعوے شامل تھے۔ تاہم، ایک دہائی گزرنے کے باوجود عوام آج بھی ان وعدوں کی تعبیر کا انتظار کر رہی ہے۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ گزشتہ برسوں میں بی جے پی اور اس کی نظریاتی تنظیموں کے رہنماؤں کی جانب سے اقلیتوں کے خلاف متعصّبانہ بیانات دیے گئے، انہیں ترقیاتی منصوبوں میں نظر انداز کیا گیا، اور حکومتی سطح پر ان کے ساتھ امتیازی رویہ اختیار کیا گیا۔ ایسے میں عید کے موقع پر امدادی کِٹس تقسیم کرنے کا اقدام محض ایک دکھاوا ہے۔ ہرش وردھن سپکال نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ نمائشی سیاست چھوڑ کر عوام سے کیے گئے وعدے پورے کرے اور ملک کے تمام شہریوں کے ساتھ مساوی سلوک کو یقینی بنائے۔

بھارت جلد ہی پہلی دیسی چپ تیار کرے گا۔ اشونی ویشنو

نئی دہلی۔ 27 مارچ۔ ایم این این۔ ہندوستان جلد ہی اپنی پہلی دیسی سیمی کنڈکٹر چپ متعارف کرائے گا، کیونکہ ملک میں فی الحال پانچ سیمی کنڈکٹر یونٹ زیر تعمیر ہیں۔ مرکزی وزیر برائے الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی اشونی ویشنو نے جمعرات کوٹائمز ناو? سربراہی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ ہندوستان کا الیکٹرانکس مینوفیکچرنگ سیکٹر، جو کبھی نہ ہونے کے برابر تھا، اب تین برآمدی شعبوں میں سے ایک بن گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "ہمارے پاس پانچ سیمی کنڈکٹر یونٹ زیر تعمیر ہیں اور جلد ہی ہماری پہلی ہندوستانی چپ رول آو?ٹ دیکھیں گے، جس میں ٹیلی کام مینوفیکچرنگ نمایاں طور پر بڑھ رہی ہے۔ وزیر نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ ہندوستان نے پابندی والے قوانین کی وجہ سے ماضی کے مواقع کھوئے تھے، لیکن حالیہ برسوں میں اہم اصلاحات نے تیز رفتار ترقی کی راہ ہموار کی ہے۔ انہوں نے ہندوستان کی اقتصادی ترقی کو وزیر اعظم نریندر مودی کے ذریعہ قائم کردہ واضح پالیسی فریم ورک سے منسوب کیا۔ انہوں نے وضاحت کی کہ یہ فریم ورک چار اہم ستونوں پر بنایا گیا ہے۔ پہلا بنیادی ڈھانچہ میں عوامی سرمایہ کاری ہے جہاں حکومت سماجی، ڈیجیٹل اور فزیکل انفراسٹرکچر میں تقریباً 11 لاکھ کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کر رہی ہے۔ اس کے نتیجے میں، ہندوستان دنیا کی دوسری سب سے بڑی 5G مارکیٹ بن گیا ہے اور ہندوستانی ریلوے اس سال 1.6 بلین ٹن نقل و حمل کرتے ہوئے، دوسرا سب سے بڑا کیریئر بننے کے لیے تیار ہے۔ وزیر نے مینوفیکچرنگ میں ترقی کے طور پر دوسرے نکتے پر روشنی ڈالی، انہوں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ ہندوستان نے پہلے سخت ضابطوں کی وجہ سے مینوفیکچرنگ کے مواقع کھو دیے تھے، لیکن اصلاحات نے اس شعبے کو پھلنے پھولنے کے قابل بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "ہمارے ملک نے ماضی میں روکنے والے قوانین کی وجہ سے مواقع گنوا دیے، لیکن اب تبدیلی آرہی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ حکومت نے جامع ترقی کو ترجیح دی ہے، جس سے تقریباً 80 کروڑ لوگوں کو فائدہ پہنچا ہے۔ گھریلو صفائی جیسے پروگراموں نے زندگیاں بدل دی ہیں، 13 کروڑ لوگوں کو بیت الخلاء تک رسائی حاصل ہوئی ہے۔ قانونی اور معاشی اصلاحات پر روشنی ڈالتے ہوئے وزیر نے کہا کہ حکومت نے فوجداری انصاف کے نظام میں اصلاحات کے لیے تین نئے قوانین متعارف کرائے ہیں جنہیں آزادی کے بعد سب سے اہم قانونی اصلاحات قرار دیا گیا ہے۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر : محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔